Over 125K Followers

16 TO 22 JUNE, 2025 ☆☆☆ ۱۶ تا ۲۲ جون ۲۰۲۵

صارفین سے سرکار تک — چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH KARACHI

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

اربوں روپے مالیت کی اراضی اور جائیداد سیل، سرجانی ٹاؤن، آرام باغ، ایم اے جناح روڈ پر ایکشن

متروکہ وقف املاک کراچی کا آپریشن کلین اپ

ہم استحکام کی طرف گامزن ہیں، وفاقی وزیر خزانہ

بجٹ 2025 ریلیف کا پیام یا الفاظ کی بازی گری

سیلز ٹیکس چوری کیخلاف سخت قانونی کارروائیوں کا فیصلہ

بڑے پیمانے پر الیکٹرک گاڑیوں کی مینوفیکچرنگ کے لائسنس جاری

مقبول ترین اسمارٹ فونز کی فہرست میں سام سنگ کی حکمرانی برقرار

سیئول (کنزیومرواچ نیوز) ٹیکنالوجی کمپنی سام سنگ کے گلیکسی اے 56 کی ٹاپ پوزیشن پر حکمرانی برقرار ہے۔ گزشتہ ہفتے کے مقبول ترین اسمارٹ فونز کی جاری ہونے والی تازہ ترین فہرست میں متعدد نئی انٹریاں شامل ہوئی ہیں۔ مقبولیت کے اعتبار سے کونسا اسمارٹ فون کس نمبر پر رہا اس کی تفصیلات درج ذیل فہرست میں موجود ہے: فہرست کے مطابق سام سنگ گلیکسی اے 56 کی پہلی پوزیشن برقرار ہے جبکہ دوسرے نمبر پر ون پلس 13 ایس 5 جی موجود ہے۔ سام سنگ گلیکسی ایس 25 الٹرا تیسرے، سام سنگ گلیکسی ایس 25 ایج چوتھے، آنر 400 پرو فائیو جی پانچویں، شیاؤمی پوکو ایکس 7 پرو چھٹے اور انفینکس جی ٹی 30 پرو ساتویں نمبر پر موجود ہیں۔ ویوو آئی کیو او نیو 10 فائیو جی آٹھویں، ایپل آئی فون 16 پرو میکس نویں اور 10 ویں نمبر پر شیاؤمی ریڈمی ٹربو 4 پرو (نئی انٹری) موجود ہیں۔

امریکا کے سمندر میں آتش فشاں کبھی بھی پھٹ سکتا ہے، ماہرین کا انتباہ

نیویارک (کنزیومرواچ نیوز) امریکا کے مغرب میں زیر سمندر آتش فشاں کسی بھی وقت پھٹ سکتا ہے اور دنیا بھر میں اس منظر کو براہ راست دیکھا جا سکتا ہیں۔ ایکسیئل سی ماؤنٹ امریکی ریاست اوریگن کے ساحل سے 482 کلومیٹر کے فاصلے پر ژاں ڈی فوکا رج میں واقع ہے اور شمال مغرب پیسیفک میں سب سے فعال آتش فشان ہے۔ سائنس دانوں نے اس زیر سمندر آتش فشاں کی نگرانی کے لیے حال ہی میں اس کی چوٹی کے قریب ایک کیمرا نصب کیا ہے جس سے دنیا بھر کے لوگ اس کے پھٹتے وقت کا نظارہ کر سکیں گے۔ یہ لائیو اسٹریم روزانہ ایسٹرن ٹائم اور پیسیفک ٹائم کے مطابق صبح دو بجے، صبح پانچ بجے، صبح آٹھ بجے اور صبح 11 بجے 14 منٹ کے ٹکڑوں میں انٹرایکٹیو اوشینز ویب سائٹ پر چلائی جاتی ہے۔ اوشین آبزرویشن کا ایک بیان میں کہنا تھا کہ ایچ ڈی ویڈیو کا فوکس 14 فٹ لمبے مشروم پر ہے جو فعال ہے اور گرم ذخیرہ خارج کر رہا ہے، جو کہ آتش فشاں کے مغربی حصے پر ایکسیئل سی ماؤنٹ پر موجود ہے۔ واضح رہے کچھ روز قبل یونیورسٹی آف واشنگٹن کے ایک پروفیسر ولیم ولکاک نے ایک بیان میں متنبہ کیا تھا کہ وقت کے ساتھ آتش فشاں سطح کے اندر میگما بھر جانے کی وجہ سے پھول گیا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ کچھ محققین نے خیال پیش کیا ہے کہ پھولنے کا حجم اس کے پھٹنے کے متعلق پیشگوئی کر سکتا ہے اور اگر وہ لوگ ٹھیک ہیں تو یہ بات دلچسپ ہوگی کیوں کہ یہ آتش فشاں اتنا پھول چکا ہے جتنا گزشتہ تین بار پھٹنے سے قبل پھولا تھا۔ یعنی اگر یہ خیال درست ہے تو یہ آتش فشاں کبھی بھی پھٹ سکتا ہے۔ 5000 فٹ کی گہرائی میں موجود یہ آتش فشاں 1998، 2011 اور 2015 میں پھٹ چکا ہے۔

زمین پر کاربن ڈائی آکسائیڈ سے متعلق ہوش اڑا دینے والا انکشاف

نیویارک (کنزیومرواچ نیوز) سائنس دانوں نے انکشاف کیا ہے کہ زمین کے ماحول میں ماضی کے مقابلے میں اس وقت بہت زیادہ مقدار میں کاربن ڈائی آکسائیڈ موجود ہے۔ سان ڈیاگو میں قائم اسکرپس انسٹیٹیوٹ آف اوشیئوگرافی کے ماہرین کے مطابق ریکارڈ میں ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی ماہانہ اوسط مقدار 430 پی پی ایم (پارٹس پر ملین) سے تجاوز کر گئی ہے۔ مئی 2025 میں ماہانہ اوسط 430.2 پی پی ایم تک ریکارڈ کیا گیا۔ یہ مقدار 67 برس قبل شروع کی جانے والی پیمائش کے دورانیے میں سب سے زیادہ ہے۔

زمین کے ماحول میں جتنی زیادہ کاربن ڈائی آکسائیڈ ہوگی، گلوبل وارمنگ کی شرح اتنی ہی بلند ہوگی جس کی وجہ سے ایک وقت ایسا آئے گا جب زمین کی سطح انسانوں کے لیے بہت گرم ہو جائے گی۔ فضاء میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی بھاری مقدار صحت کے متعدد مسائل کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ جن میں دماغی مسائل، تھکن، متلی اور یہاں تک انتہائی نوعیت کے معاملات میں موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

سائنس دانوں نے خلا میں اب تک کے سب سے طاقتور دھماکوں کا سراغ لگا لیا

واشنگٹن (کنزیومرواچ نیوز) سائنس دانوں نے کائنات میں ہونے والے اب تک کے سب سے طاقتور دھماکے دریافت کر لیے۔ ایکسٹریم نیوکلیئر ٹرانزینٹس (ای این ٹیز) نام پانے والے ان خلائی دھماکوں کی شدت اتنی زیادہ ہے کہ ماضی میں ایسے دھماکوں کی مثال نہیں ملتی۔ یہ دھماکے اس وقت ہوتے ہیں جب انتہائی بڑے ستارے (ہمارے سورج سے بھی بہت زیادہ بڑے) ایک بہت بڑے بلیک ہول کے انتہائی

قریب چلے جاتے ہیں اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ہونے والا تصادم بڑی مقدار میں توانائی خارج کرتا ہے جو خلا میں پھیل جاتی ہے۔ تحقیق کی سربراہی کرنے والے جیسن ہنکل نے بتایا کہ سائنس دانوں نے ایک دہائی سے زیادہ عرصے میں ٹائڈل ڈسرپشن ایونٹس (ایسے وقوعے جس میں ستارے سپر میسیو بلیک ہول کے شدید گریویٹیشنل کھچاؤ کی وجہ سے پارہ پارہ ہو جاتے ہیں) میں ستاروں کو ٹکڑے ہوتے دیکھا ہے لیکن یہ ای این ٹیز بالکل مختلف بلا ہیں، جن کی چمک عمومی طور پر دیکھی جانے والی روشنی سے تقریباً دس گنا زیادہ ہے۔ ای این ٹیز نہ صرف ٹائڈل ڈسرپشن ایونٹس سے زیادہ روشن ہیں۔

ایپل کا نیا آپریٹنگ سسٹم کن آئی فون ڈیوائسز میں کام نہیں کریگا؟

نیویارک (کنزیومرواچ نیوز) ٹیکنالوجی کمپنی ایپل اپنی ڈیوائسز کے لیے آئندہ چندروز میں بڑی سافٹ ویئر اپ ڈیٹ اور متعدد نئے فیچرز متعارف کرانے جارہی ہے۔ تاہم، آئی فون کے تین ایسے مشہور ماڈلز ہیں جو یہ اپ ڈیٹس حاصل نہیں کر سکیں گے۔ مبینہ طور پر 'آئی او ایس 26' سب سے پہلی سافٹ ویئر اپ ڈیٹ ہوگی جو سال سے شناخت (یعنی 2026، اس سے قبل آئی او ایس کو 16، 17 کے طور پر لیبل کیا جاتا تھا) کی جائے گی۔ ویب سائٹ میک رومرز کے مطابق یہ اپ ڈیٹ آئی فون 11 اور اس کے بعد کی ڈیوائس کے لیے کارگر ہوگی۔ اگر یہ بات درست ہے تو ئی آئی فون ایکس ایس، ایکس ایس میکس اور آئی فون ایکس آر کے لیے سافٹ ویئر سپورٹ کا اختتام ہوگا۔ ان تینوں ڈیوائسز میں سیکیورٹی اپ ڈیٹس تو جاری رہیں گی لیکن ان کے صارفین نئے فیچرز کو استعمال نہیں کر سکیں گے۔

یوٹیوب نے کن ڈیوائسز پر کام کرنا بند کر دیا؟

واشنگٹن (کنزیومرواچ نیوز) ویڈیو اسٹریمنگ پلیٹ فارم یوٹیوب نے تازہ ترین اپ ڈیٹ کے بعد مخصوص ڈیوائسز پر کام کرنا چھوڑ دیا۔ گوگل کے ذیلی پلیٹ فارم نے خاموشی کے ساتھ اپنی آئی او ایس ایپ کا 20.22.1 ورژن جاری کیا جس کے بعد صرف وہ آئی فون صارفین یوٹیوب دیکھ سکیں جن کی ڈیوائسز میں آئی او ایس 16 یا اس کے بعد کا ورژن انسٹال ہوگا۔ اس کا مطلب ہے کہ متعدد پرانے آئی فون ماڈلز پر اب اس پلیٹ فارم کو نہیں چلایا جا سکے گا۔ آئی فون ڈیوائسز کی اس فہرست میں آئی فون 6 ایس، آئی فون 6 ایس پلس، آئی فون 7، آئی فون 7 پلس اور فرسٹ جنریشن آئی فون ایس ای شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آئی پوڈ ٹچ 7 کے صارفین بھی اپنی ڈیوائس پر یوٹیوب استعمال نہیں دیکھ سکیں گے۔

١٦ تا ٢٢ جون ٢٠٢٥ ☆☆☆ 16 TO 22 JUNE, 2025

صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH KARACHI

https://www.facebook.com/ Consumerwatch.news

مجلس ادارت:

- چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم • ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری • ایڈیٹر: نشید آفاقی
- شریعہ ایڈوائزر: مفتی عبداللہ صدیقی • لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ
- ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین • ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی
- پریس منیجر: شکیل احمد خان
- رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

کہہ دو کہ تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک کے منتظر ہو اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ (یا تو) اپنے پاس سے تم پر کوئی عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے عذاب دلوائے تو تم بھی انتظار کرو، ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں

سورۃ التوبہ 09 - آیت نمبر 52

مجھے ہے حکم اذاں...............!

مشرق وسطیٰ اس وقت مکمل جنگ کی لپیٹ میں ہے۔ ایران اور اسرائیل کے درمیان براہِ راست فوجی تصادم شروع ہو چکا ہے، جس کے نتیجے میں درجنوں انسانی جانیں ضائع ہو چکی ہیں اور خطے میں تباہی کا ایک نیا باب کھل چکا ہے۔ دونوں جانب سے میزائل حملے، فضائی کارروائیاں اور سخت بیانات نے عالمی امن کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ اس نازک مرحلے پر اقوامِ متحدہ سمیت پوری عالمی برادری اور بالخصوص اسلامی ممالک کی فوری مداخلت ناگزیر ہو چکی ہے۔ یہ جنگ محض دو ریاستوں کا معاملہ نہیں، بلکہ یہ ایک بڑے خطے کو لپیٹ میں لینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ایران کی جغرافیائی، نظریاتی اور سیاسی حیثیت اسے عالمِ اسلام کا مرکزی ستون بناتی ہے، جبکہ اسرائیل کی مسلسل جارحانہ پالیسیوں اور مغربی طاقتوں کی پشت پناہی نے حالات کو اس نہج تک پہنچایا ہے۔ جنگ کے جاری رہنے کی صورت میں لبنان، شام، عراق، یمن اور خلیجی ممالک بھی اس کی لپیٹ میں آ سکتے ہیں، جس کے نتیجے میں پورا مشرقِ وسطیٰ ایک خونریز میدانِ جنگ بن جائے گا۔

ایسی صورتِ حال میں اقوامِ متحدہ کا فرض ہے کہ وہ فوری جنگ بندی کے لیے مؤثر اقدامات کرے۔ محض مذمتی بیانات اور قراردادیں کافی نہیں رہیں۔ سلامتی کونسل کو ہنگامی اجلاس بلا کر دونوں فریقین کو مذاکرات کی میز پر لانے کے لیے عملی کردار ادا کرنا ہوگا۔ مسلم ممالک کی خاموشی اور غیر فعالیت اس وقت سب سے زیادہ افسوسناک ہے۔ او آئی سی (OIC) کو فوری طور پر فعال ہونا چاہیے۔ سعودی عرب، ترکی، پاکستان، ملائشیا، انڈونیشیا اور دیگر با اثر اسلامی ممالک کو مشترکہ حکمتِ عملی کے تحت جنگ بندی کے لیے ایران اور اسرائیل پر سفارتی دباؤ ڈالنا ہوگا۔ اگر اسلامی دنیا اب بھی بیدار نہ ہوئی تو آنے والے دنوں میں یہ جنگ صرف ایک خطے تک محدود نہیں رہے گی۔ اس وقت امتِ مسلمہ کو اتحاد، حکمت اور جرات کے ساتھ آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ جنگ کسی مسئلے کا حل نہیں، بلکہ مزید تباہی اور بربادی لاتی ہے۔ ہمیں مظلوم کی حمایت اور امن کی بحالی کے لیے کھل کر آواز بلند کرنا ہوگی۔ یہ لمحہ وقتی مصلحتوں کا نہیں، تاریخ میں سرخرو ہونے کا ہے۔ اقوامِ عالم اور اسلامی دنیا اگر اس جنگ کو رکوانے میں ناکام رہی تو آنے والے دنوں میں نہ صرف مشرق وسطیٰ، بلکہ پوری دنیا ایک خوفناک بحران کا شکار ہو سکتی ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ دنیا ہوش کے ناخن لے اور اس آگ کو مزید پھیلنے سے پہلے بجھایا جائے۔ اسرائیل کی جارحیت اور ہٹ دھرمی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے، ایران واحد اسلامی ملک ہے جو بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے موقف پر ڈٹا ہوا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ زبانی جمع کی بجائے اسلامی ممالک عملی طور پر ایران کا ساتھ دیں جس طرح امریکا اسرائیل کو سپورٹ فراہم کرتا ہے اسی طرح اسلامی ممالک ایران کو سپورٹ فراہم کریں۔ ہم ایران کی جرات کو سلام پیش کرتے ہیں اگر ایران نے ایسی حکمت عملی جاری رکھی تو اسرائیل گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائے گا۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

Top Stories ٹاپ اسٹوریز

متروکہ وقف املاک کراچی کا آپریشن کلین اپ
PAGE 04

مہنگائی پر کامیابی سے قابو پایا، وفاقی وزیر خزانہ
PAGE 10

بجٹ 2025 ---- ریلیف کا پیام یا الفاظ کی بازی گری
PAGE 06

ساکنان شہر قائد عالمی مشاعرہ کے منتظم اعلیٰ محمود احمد خان کے اعزاز میں مشاعرہ
PAGE 11

میں جہاں بھی ہوں اللہ میرے ساتھ ہے
PAGE 08

پیمانے پر الیکٹرک گاڑیوں کی مینوفیکچرنگ کے لائسنس جاری
PAGE 12

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

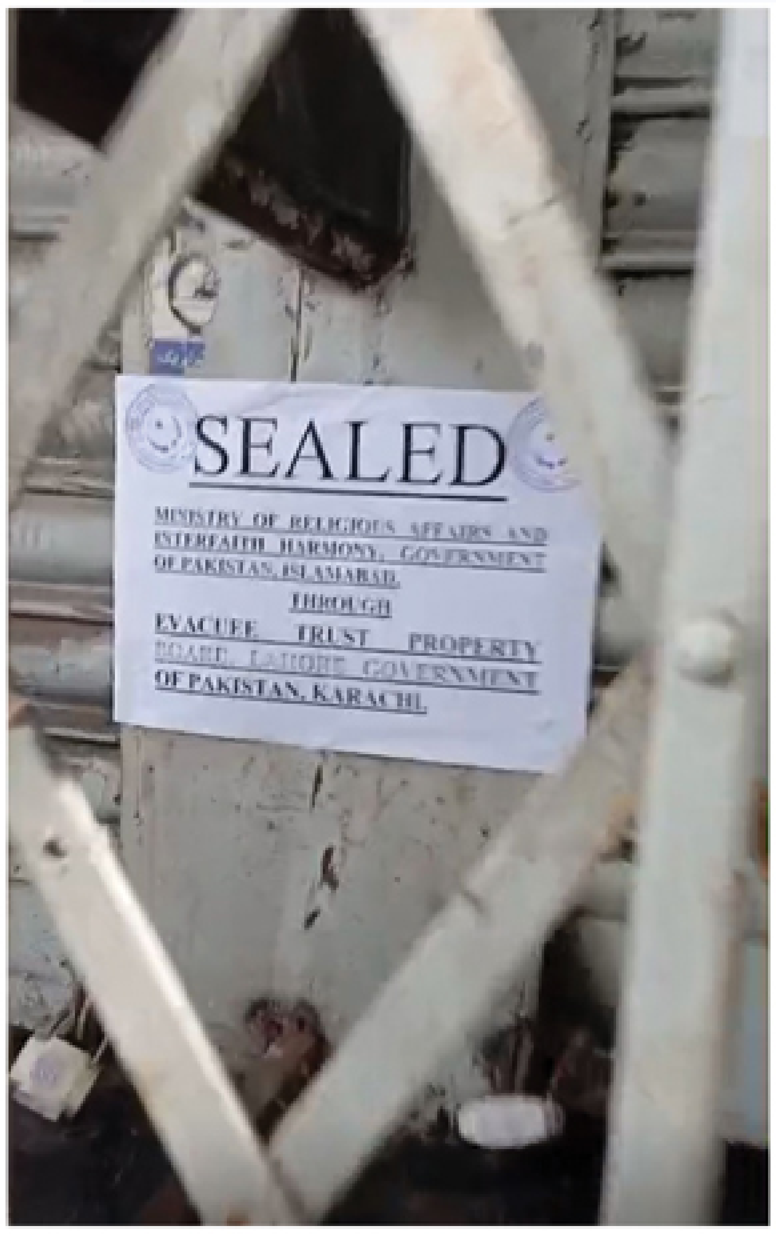

اربوں روپے مالیت کی اراضی اور جائیداد سیل، سرجانی ٹاؤن، آرام باغ، ایم اے جناح روڈ پر ایکشن

متروکہ وقف املاک کراچی کا آپریشن کلین اپ

چیئرمین ون مین کمیشن شعیب سڈل، چیئرمین متروکہ وقف املاک بورڈ ڈاکٹر ساجد محمود چوہان، سیکرٹری متروکہ وقف املاک بورڈ فرید اقبال، ایڈیشنل ڈائریکٹر جاوید بلوچ اور ایڈمنسٹریٹر کراچی زون آصف خان کی ہدایت پر کارروائی کی گئی

ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر متروکہ وقف املاک شاہد علی انسپکٹر ایف آئی اے شاہد حسین ایس پی سرجانی طارق مستوئی اور SHO سرجانی محمد علی شاہ کا ایکشن

15 شادی ہال، CNG پمپ، جم، چار بلڈرز آفس، دو خالی پلاٹس، پچاسی دوکانوں، بینک اور پلاٹوں کو سیل بمہر کر دیا گیا

قبضہ مافیا اور ڈیفالٹرز کے خلاف بلا امتیاز کارروائیاں جاری رہیں گی، ایڈمنسٹریٹر کراچی زون آصف خان اور ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر شاہد علی

کراچی: اسٹاف رپورٹر

متروکہ وقف املاک کراچی کی بڑی کارروائی، اربوں روپے مالیت کی اراضی جو کہ سرجانی سروے نمبر 57,58 دیہہ سرجانی کراچی رقبہ تقریباً 12 ایکٹر پر مشتمل ہے جس میں 15 شادی ہالز (البشراہ لان، اجوالان، دی میرج ہال، مریم ہال، مدینہ لان، حبالان، اونر ہال، دی سرمئی ہال، پری مارکی، سٹی لان، عرش بریں، مہک لان، سندرلان، وغیرہ)، ایک CNG پمپ، ایک لیڈیز اینڈ جینٹس جم، چار بلڈرز آفس، دو خالی پلاٹس، پچاسی (85) دوکانیں وغیرہ اور جائیداد نمبر 7/RB-1 رقبہ تقریباً 241 مربع گز جس میں 28 دوکانیں جو کہ قریشی مارکیٹ کے نام سے جانی جاتی ہے اور 1/RC-12، رقبہ تقریباً 67 مربع (605sqft) الائیڈ بینک لمیٹڈ موجود ہے جو کہ قانونی کارروائی کے تحت سیل بمہر کر دی گئی ہیں تفصیلات کے مطابق متروکہ وقف املاک کراچی نے سپریم کورٹ آف پاکستان کے آرڈر پر عمل درآمد کرتے ہوئے چیئرمین ون مین کمیشن شعیب سڈل، چیئرمین متروکہ وقف املاک بورڈ ڈاکٹر ساجد محمود چوہان سیکرٹری متروکہ وقف املاک بورڈ فرید اقبال اور ایڈیشنل ڈائریکٹر جاوید بلوچ اور ایڈمنسٹریٹر کراچی زون آصف خان کی ہدایت پر ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر متروکہ وقف املاک کراچی شاہد علی ہمراہ فیلڈ اسٹاف، انسپکٹر ایف آئی اے شاہد حسین اور ان کی ٹیم کے ہمراہ، SP سرجانی ٹاؤن طارق مستوئی اور SHO تھانہ سرجانی محمد علی شاہ ہمراہ ٹیم کراچی کے علاقے سرجانی ٹاؤن میں کارروائی عمل میں لائی گئی، جہاں قبضہ مافیا نے رقبہ تقریباً 12 ایکٹر پر مشتمل اربوں روپے مالیت کی متروکہ اراضی سرجانی سروے نمبر 57,58 دیہہ سرجانی کراچی پر قبضہ کر رکھا تھا جس میں 15 شادی ہال، ایک CNG پمپ، ایک جم، چار بلڈرز آفس، دو خالی پلاٹس، پچاسی (85) دوکانیں وغیرہ آرام باغ، ایم۔اے۔ جناح روڈ کراچی جائیداد نمبر 7/RB-1، رقبہ تقریباً 241 مربع گز جس میں 28 دوکانیں اور 1/RC-12، رقبہ تقریباً 67

Over 125K Followers on social media now shining in print too

مربع گز (الائیڈ بینک لمیٹڈ sqft 605، کو قانونی کارروائی کے تحت سیل بمہر کردی گئی۔ اس آپریشن کلین اپ کی سربراہی خود ایڈمنسٹریٹر کراچی زون آصف خان نے کی۔

مذکورہ جائیدادوں کی موجودہ مارکیٹ ویلیو تقریباً مبلغ 2,61,36,00,000 (دو ارب، اکسٹھ کروڑ چھتیس لاکھ روپے) اور مبلغ -/15,40,00,000 (پندرہ کروڑ چالیس لاکھ روپے) جو کہ مجموعی طور پر مبلغ -/2,76,76,00,000 (دو ارب، چھتر کروڑ اور چھتر لاکھ روپے) بتائی جاتی ہے۔ محکمہ متروکہ وقف املاک کے ایڈمنسٹریٹر کراچی زون آصف خان اور ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر شاہد علی کا کہنا ہے کہ قبضہ مافیا اور ڈیفالٹرز کے خلاف بلا امتیاز کارروائیاں جاری رہیں گی اور کسی بھی با اثر شخصیت کو رعایت نہیں دی جائے گی۔ اس اراضی میں عظیم انور قبضہ مافیا/ بلڈر مافیا نے بوگس انٹری (Bogus Entry) کروائی جس پر FIA نے انکوائری کا آغاز بھی کردیا ہے۔

اس اقدام کا مقصد سرکاری اثاثوں کے تحفظ اور محکمانہ ریکوری کو یقینی بنانا ہے۔ ذرائع کا کہنا تھا کہ ایڈمنسٹریٹر کراچی زون آصف خان اور ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر شاہد علی کی موجودگی میں ریکارڈ ریکوری کی گئی اور غیر قانونی طور پر قائم جگہوں کے خلاف کارروائی بھی عمل میں لائی گئی اور کئی ایکٹر اراضی واگزار بھی کروائی گئی۔ انشاء اللہ یہ کارروائیاں جاری رہیں گی جب تک ایک ایک روپے کی ریکوری نہیں ہوجاتی یہ کارروائیاں بلا امتیاز جاری ہیں اور جاری رہیں گی۔

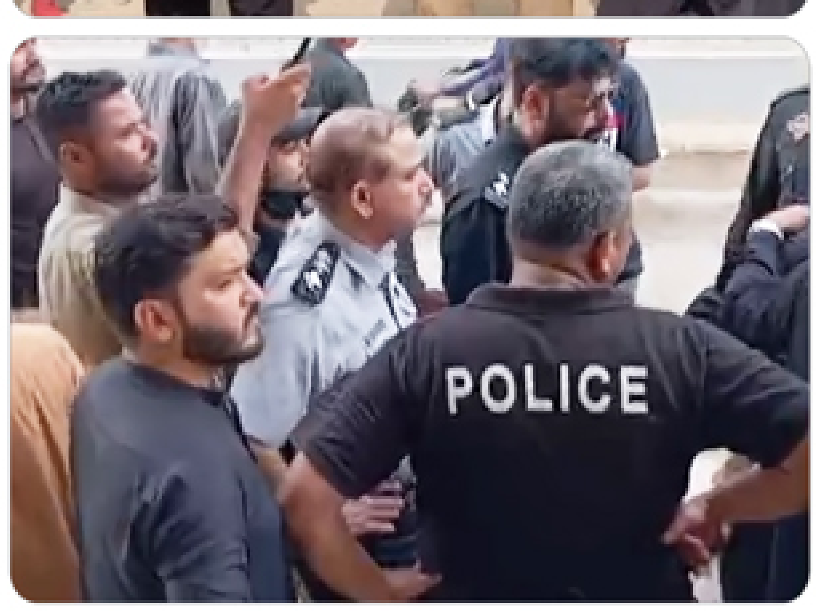

Over 125K Followers on social media now shining in print too

خصوصی رپورٹ

بجٹ 2025

ریلیف کا پیام یا الفاظ کی بازی گری

انکم ٹیکس میں ریلیف مگر سیونگز اکاؤنٹس پر مزید ٹیکس، کاربن لیوی، چھوٹی اور ہائبرڈ گاڑیوں پر اضافی سیلز ٹیکس سے صارف متاثر ہوگا

ایک اندازے کے مطابق سیلز ٹیکس میں اضافے سے ملک میں آلٹو کی قیمت میں قریب ایک لاکھ 70 ہزار روپے تک کا اضافہ ہوسکتا ہے

تنخواہ دار افراد نے اپنی بچت کے لیے بینکوں میں جو سیونگز اکاؤنٹس قائم کیے، انھیں کچھ اضافی بوجھ ضرور اٹھانا ہوگا، وفاقی وزیر خزانہ

'حکومت نے سستی بجلی کے حصول کے لیے جامع منصوبہ بندی کرلی ہے جس سے آنے والے دنوں میں سستی بجلی کا حصول ممکن ہوگا

پاکستان میں آئندہ مالی سال 2025 سے 2026 کے لیے وفاقی بجٹ گزشتہ روز پیش کیا گیا، جس کے حوالے سے اکثر لوگوں کا یہ سوال ہے کہ آیا اس میں عام آدمی کو کوئی ریلیف دیا گیا ہے یا پھر اسے اضافی بوجھ اٹھانا پڑے گا۔

ہم نے ایسے پانچ نکات کی نشاندہی کی ہے جنھیں پڑھ کر آپ یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس بجٹ میں پاکستانیوں کے لیے کن مراعات اور کن اضافی ٹیکسز کی تجاویز دی ہیں۔ وفاقی وزیر خزانہ نے تنخواہ دار طبقے کو ریلیف دینے کے لیے انکم ٹیکس کی بعض سلیبز میں نرمی کی تجویز دی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ چھ لاکھ روپے سے بارہ لاکھ روپے تک سالانہ تنخواہ پانے والوں کے لیے ٹیکس کی شرح پانچ فیصد سے کم کر کے صرف ایک فیصد کر دی گئی ہے۔ بارہ لاکھ سالانہ آمدنی والے تنخواہ دار پر ٹیکس کی رقم کو 30,000 سے کم کر کے 6,000 کر دینے کی تجویز ہے۔

جو لوگ 22 لاکھ روپے تک سالانہ تنخواہ لیتے ہیں اُن کے لیے کم سے کم ٹیکس کی شرح 15 فیصد کے بجائے 11 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔

بائیس لاکھ روپے سے 32 لاکھ روپے تک سالانہ تنخواہ لینے والوں کے لیے ٹیکس کی شرح 25 فیصد سے کم کر کے 23 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔ وزیر خزانہ نے وفاقی حکومت کے ملازمین کی تنخواہوں میں 10 فیصد اضافے کے علاوہ ریٹائرڈ ملازمین کی پینشن میں سات فیصد اضافے کی تجویز دی ہے۔ مگر تنخواہ دار افراد نے اپنی بچت کے لیے بینکوں میں جو سیونگز اکاؤنٹس قائم کیے ہوئے ہیں، انھیں کچھ بوجھ ضرور اٹھانا پڑے گا۔ حکومت نے شرح سود سے حاصل ہونے والی آمدن پر ٹیکس کی شرح 15 فیصد سے بڑھا کر 20 فیصد کرنے کی تجویز دی ہے۔ یعنی اگر سالانہ بچت سے ایک لاکھ روپے منافع مل رہا تھا اور اس پر 15 ہزار روپے ٹیکس کٹ رہا تھا، تو اب یہ 20 ہزار روپے ہوگا۔ مگر وزیر خزانہ کا کہنا ہے کہ اس کا اطلاق نہ چھوٹے پیمانے پر بچت کرنے والوں پر ہوگا نہ قومی بچت کیا اسکیموں پر۔ وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے پیٹرولیم مصنوعات پر کاربن لیوی لگانے کی تجویز دی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس کا مقصد حیاتیاتی ایندھن کے زیادہ استعمال کی حوصلہ شکنی اور ماحول دوست پروگرامز کے لیے مالی وسائل مہیا کرنا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ پیٹرول، ہائی سپیڈ ڈیزل اور فرنس آئل پر 2.5 روپے فی لیٹر کی شرح سے کاربن لیوی عائد کی جائے گی جو اگلے سال بڑھا کر پانچ روپے فی لیٹر کر دی جائے گی۔ جبکہ پیٹرول یا ڈیزل استعمال کرنے والی تمام گاڑیاں بشمول ہائبرڈ کاروں پر سیلز ٹیکس کی شرح 18 فیصد کر دی گئی ہے۔ یاد رہے کہ اس وقت 1800 سی سی تک کی ہائبرڈ گاڑیوں پر 18 فیصد کی بجائے ساڑھے آٹھ فیصد سیلز ٹیکس عائد ہے۔ دوسری طرف 850 سی سی سے کم ہارس پاور کی نئی گاڑی، مثلاً سوزوکی آلٹو، پر بھی سیلز ٹیکس کی شرح ساڑھے 12 فیصد سے بڑھ کر اب 18 فیصد ہو جائے گی۔ ایک اندازے کے مطابق سیلز ٹیکس میں اضافے سے آلٹو کی قیمت میں قریب ایک لاکھ 70 ہزار روپے تک کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ پاکستان میں آئندہ سال کے بجٹ میں نان فائلر کے خلاف بظاہر گھیرا مزید تنگ کیا جا رہا ہے۔ وزیر خزانہ کا کہنا ہے کہ صرف وہی افراد گاڑیاں، گھر، شاکس یا میوچل فنڈ خرید سکیں گے جو ٹیکس فائل کرتے ہیں اور اپنی ویلتھ سٹیٹمنٹ ایف بی آر کو جمع کرواتے ہیں۔ اس کے علاوہ نان فائلرز پر بینک سے نقد رقم نکلونے پر 0.6 فیصد کی بجائے ایک فیصد ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ وزیر خزانہ نے واضح کیا ہے کہ 'لوگوں کے لیے ضروری ہوگا کہ ایف بی آر کے پورٹل کے ذریعے اپنی مالی حیثیت اور آمدنی، تحائف، قرضے اور وراثت جیسے مالی ذرائع کے دستاویزی ثبوت ظاہر کریں۔ دیانت دار ٹیکس دہندگان کو مالیاتی لین دین کرنے کا اہل کرنے کے لیے ٹیکس کا گوشوارہ بھرنے کا آپشن دیا جائے گا۔' بجٹ میں کم آمدن طبقے کے لیے گھروں کی خریداری یا تعمیر پر سستے قرضوں کی نئی سکیم کا وعدہ کیا گیا ہے جس کا اعلان 'جلد سٹیٹ بینک کی جانب سے کیا جائے گا۔' وزیر خزانہ نے اس حوالے سے مزید بتایا کہ کم لاگت کے گھروں کی تعمیر کے لیے قرض فراہم کرنے کی حوصلہ افزائی کے لیے دس مرلے تک کے گھروں اور دو ہزار مربع فٹ تک کے فلیٹس پر ٹیکس کریڈٹ متعارف کرایا جا رہا ہے۔ 'حکومت مورگیج فنانسنگ کو فروغ دے گی اور اس سلسلے میں جامع نظام متعارف کرایا جائے گا۔'

محمد اورنگزیب نے کہا کہ جائیداد کی خریداری پر وِد ہولڈنگ ٹیکس کے مختلف سلیبز میں کمی کی ہے، یعنی 4 فیصد سے کم کر کے 2.5 فیصد، 3.5 فیصد سے کم کر کے 2 فیصد اور 3 فیصد سے کم کر کے 1.5 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔ مزید یہ تجویز بھی شامل ہے کہ 'تعمیرات کے شعبے کے بوجھ کو مزید کم کرنے کے لیے کمرشل جائیدادوں، پلاٹس اور گھروں کی منتقلی پر گذشتہ سال عائد کی جانے والی سات فیصد تک کی فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی ختم کرنے کی بھی تجویز ہے۔ بجٹ تقریر کے مطابق 'اسلام آباد کی حدود میں جائیداد کی خریداری پر سٹامپ پیپر ڈیوٹی چار فیصد سے کم کر کے ایک فیصد کی تجویز ہے۔' جبکہ وفاقی حکومت کو امید ہے کہ صوبے بھی غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی پر عائد بھاری ٹیکسز میں کمی کریں گے۔

سولر پینلز کے حوالے سے وزیر خزانہ کا کہنا ہے کہ درآمد شدہ اور مقامی طور پر تیار کردہ سولر پینلز کے درمیان مسابقت میں برابری کو یقینی بنانے کے لیے سولر پینلز کی درآمدات پر 18 فیصد کی شرح سے ٹیکس عائد کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ اس سے قبل پاکستان میں درآمد شدہ سولر پینلز پر 17 فیصد سیلز ٹیکس کی شرح ہے۔ دوسری طرف حکومت نے بجلی کی قیمت سستی کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ 'حکومت نے سستی بجلی کے حصول کے لیے جامع منصوبہ بندی کر لی ہے جس سے آنے والے دنوں میں سستی بجلی کا حصول ممکن ہوگا۔ اس منصوبے کے تحت اب تک چار ہزار ارب روپے سے زائد کی بچت کی ہے اور 9000 میگاواٹ گنجائش کے مہنگے بجلی گھر جنھیں نیشنل گرڈ میں شامل کیا جانا تھا، ترک کر دیا ہے۔' حکومت کا تخمینہ ہے کہ سرکاری ملکیت میں بجلی گھروں کو بند کر کے سرکاری خزانے پر سات ارب روپے کا بوجھ ختم کیا جاسکتا ہے۔

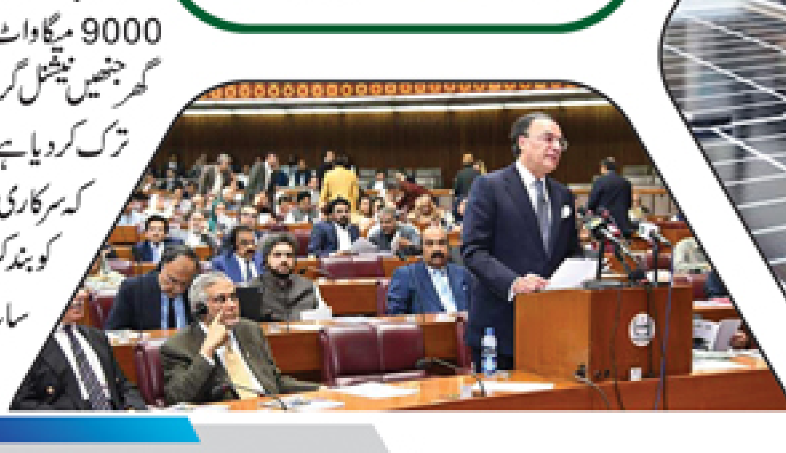

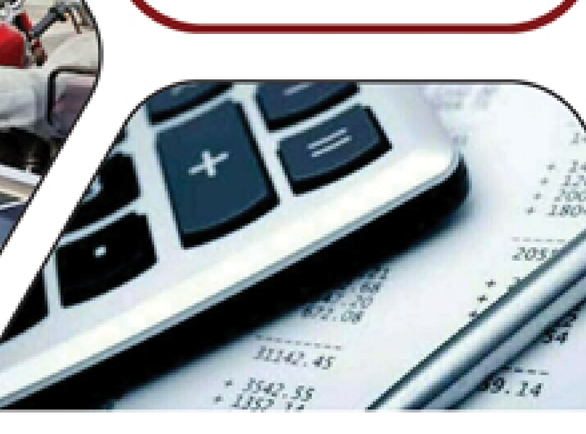

خصوصی رپورٹ

تعمیراتی شعبے کو ریلیف سے کیا ''سستے گھر کا خواب'' پورا ہو سکے گا

وفاقی حکومت کی جانب سے ملک کے نئے مالی سال کے بجٹ میں تعمیراتی شعبے کی ترقی اور ملک میں کم لاگت کے گھروں کی تعمیر کے لیے ٹیکس میں چھوٹ اور مراعات سے متعلق تجاویز دی گئی ہیں۔ وفاقی وزیرخزانہ نے کہا ہے کہ تعمیراتی شعبہ پاکستانی معیشت کا اہم حصہ ہے کیونکہ ملک میں بڑے پیمانے کی صنعتی پیداوار تعمیراتی شعبے پر منحصر ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس شعبے پر بھاری ٹیکسوں کی وجہ سے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ وفاقی وزیرخزانہ نے ملک میں تعمیراتی شعبے کی ترقی کے لیے اس شعبے پر عائد مختلف ٹیکسوں میں کمی اور چھوٹ کا اعلان کیا تو اس کے ساتھ ملک میں گھروں کی کمی کو پورا کرنے کے لیے چھوٹے

کے گھروں کی تعمیر کے لیے قرض فراہم کرنے اور گھروں پر قرض حاصل کرنے کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے دس مرلے تک کے گھروں اور دو ہزار سکوائر فٹ تک کے فلیٹس پر ٹیکس کریڈٹ متعارف کروایا جارہا ہے۔

کہ پہلے ایک کروڑ کے پلاٹ اور گھر کی خرید و فروخت پر سات فیصد ٹیکس زیادہ ادا کرنا پڑتا تھا، اب یہ سات فیصد اضافی لاگت نہیں رہے گی۔'

انھوں نے کہا کہ اسی طرح ود ہولڈنگ ٹیکس میں کمی کے اقدام سے بھی سیکٹر کو مدد ملے گی جو چند سال

اس کی منظوری دے گا تو پھر وہ خرید پائے گا۔'

احسن ملک نے کہا کہ 'اس سے نہ صرف ہراساں کرنے کا بلکہ 'منی میکنگ' کا ایک نیا دروازہ بھی کھل جائے گا۔ پہلے ہی بیرون ملک پاکستانیوں کو ٹیکس کمشنروں سے جائیداد کے حوالے سے منظوری لینی پڑتی ہے اور بجٹ میں تعمیراتی شعبے کے لیے مراعات کا اعلان کرنے کے ساتھ کم لاگت کے گھروں کی تعمیر کے لیے قرض فراہم کرنے اور گھروں پر قرض حاصل کرنے کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے دس مرلے تک کے گھروں اور دو ہزار سکوائر فٹ تک کے فلیٹس پر ٹیکس کریڈٹ متعارف کروایا جارہا ہے۔

پاکستان میں ان بجٹ اقدامات سے متوسط طبقے کے لیے اپنے گھر کی تعمیر اور خریداری میں کتنی سہولت ہو گی؟ اس بارے میں تعمیراتی شعبے کے بلڈر اور ڈیولپر حنیف گوہر کا کہنا ہے کہ 'گھر کی خریداری کے لیے سب سے پہلے اتنی آمدنی کا ہونا ضروری ہے کہ ایک متوسط طبقے کا فرد ضروریات پوری کرنے کے بعد اتنا بچا سکتا ہے کہ وہ گھر خریدے یا تعمیر کرے۔'

انھوں نے کہا کہ 'پاکستان میں ایک چھوٹے سے چھوٹے گھر کی لاگت بھی پچاس لاکھ روپے سے کم نہیں۔'

انھوں نے کہا 'ٹیکس میں کمی اور ایکسائز کے خاتمے سے چند لاکھ روپے کی کمی ہو گی جو ایک کروڑ کے ایک چھوٹے سے گھر پر بچ سکتے ہیں تاہم متوسط طبقے کے پاس کیا یہ ایک کروڑ ہے کہ وہ کسی گھر کی خریداری کے لیے یہ چند لاکھ بچا پائے؟'

ان کا کہنا ہے کہ 'جب لوگوں میں مالی سکت ہو گی تو تب ہی وہ گھر خرید پائیں گے جبکہ اس وقت لوگ مشکلات کا شکار ہیں۔'

انھوں نے کہا کہ 'ٹیکس میں ریلیف ہو یا قرض لے کر گھر تعمیر کرنے کے لیے ٹیکس کریڈٹ، یہ سب

گھروں کی تعمیر پر مراعات کا بھی اعلان کیا۔ انھوں نے امید کا اظہار کیا کہ ان اقدامات سے تعمیراتی شعبے میں ترقی ہو گی اور یہ شعبہ معیشت کی ترقی میں اہم کردار ادا کرے گا۔ نئے مالی سال کے بجٹ میں وزیرخزانہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ 'بھاری ٹیکسوں کی وجہ سے تعمیراتی شعبے کی اقتصادی سرگرمیوں پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اس لیے جائیداد کی خریداری پر ود ہولڈنگ ٹیکس کی شرح چار فیصد سے کم کر کے ڈھائی فیصد، ساڑھے تین فیصد سے کم کر کے دو فیصد اور تین فیصد سے کم کر کے ڈیڑھ فیصد کرنے کی تجویز ہے۔' انھوں نے کہا کہ 'تعمیرات کے شعبے کے بوجھ کو مزید کم کرنے کے لیے

'حکومت گھروں پر قرض حاصل کرنے کے رجحان کو فروغ دینے کے لیے ایک جامع نظام

وفاقی بجٹ میں تعمیراتی شعبے پر ٹیکس میں کمی اور چھوٹ کے بارے میں ایسوسی ایشن آف بلڈرز

سے مشکلات کا شکار تھا۔ انھوں نے کہا کہ 'ٹیکس میں کمی اور خاتمے سے یقینی طور پر رئیل اسٹیٹ کے شعبے میں خرید و فروخت کو فروغ ملے گا۔'

تاہم ان کا کہنا ہے کہ ان اقدامات کا فوری اثر نظر نہیں آئے گا بلکہ اس کے اثرات آنے میں کچھ وقت لگے گا۔

رئیل اسٹیٹ شعبے کے ماہر احسن ملک نے اس پیشرفت کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ 'فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی غلط لگائی گئی تھی اور اس کے خاتمے کے بارے میں تین مہینے پہلے ہی طے ہو گیا تھا کیونکہ یہ کورٹ میں چیلنج ہو گئی تھی۔'

ان کا کہنا تھا کہ 'یوں تو اس بجٹ میں کہا جارہا ہے

کمرشل جائیدادوں، پلاٹس اور گھروں کی منتقلی پر گذشتہ سال عائد کی جانے والی سات فیصد تک کی فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی ختم کرنے کی بھی تجویز ہے۔'

ان کا مزید کہنا تھا کہ 'اس کے ساتھ ساتھ کم لاگت

متعارف کروائے گی۔'

وزیرخزانہ نے کہا کہ اسلام آباد کی حدود میں جائیداد کی خریداری پر سٹامپ پیپر ڈیوٹی چار فیصد سے کم کر کے ایک فیصد کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ نئے

اینڈ ڈیولپرز کے سابق چیئرمین عارف جیوا نے بتایا کہ 'حکومت کی جانب سے گھروں اور جائیدادوں کی خرید و فروخت پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی گذشتہ سال لگائی گئی تھی جس کا مطلب ہے

کہ تعمیراتی شعبے کے لیے مراعات کا اعلان کیا گیا تاہم اس میں سب سے زیادہ تشویشناک پہلو یہ ہے کہ فائلر کو کسی جائیداد کی خریداری کے لیے ٹیکس ادارے میں بتانا ہو گا کہ یہ پیسہ کہاں سے لیا اور وہ

متوسط طبقے کی قوت خرید سے منسلک ہے۔'

ان کا مزید کہنا تھا کہ 'قوت خرید سب سے بڑا مسئلہ ہے کیونکہ لاگت کے بڑھنے سے قیمتیں بھی بڑھی ہیں جو عام افراد کی پہنچ سے باہر ہو گئی ہیں۔'

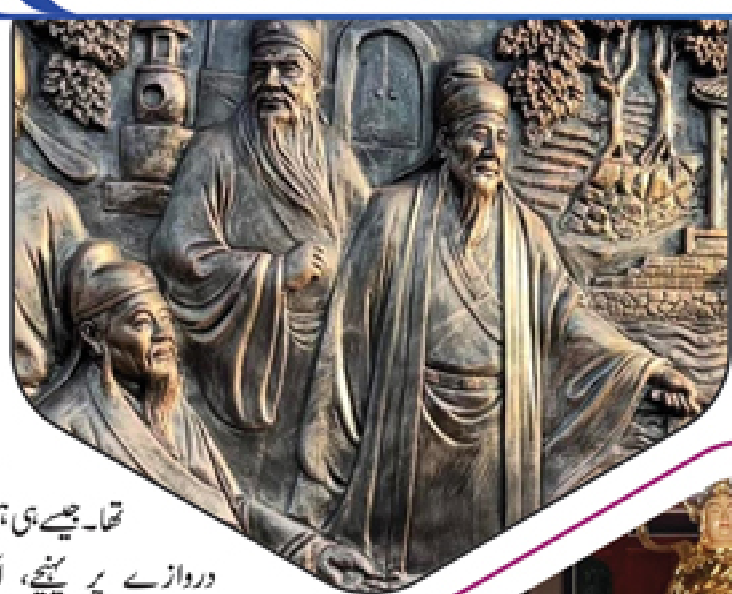

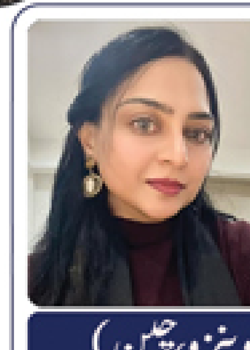

نئے جہاں کی تلاش

ارم زہرا (وینزو، چین)

میں جہاں بھی ہوں اللہ میرے ساتھ ہے

我在何处,安拉与我同

چین میں مقیم ہونا صرف تعلیم یا رہائش کا معاملہ نہیں، بلکہ یہ ایک نئی تہذیب اور منفرد ثقافت کا سامنا کرنے جیسا تجربہ ہے۔ یہاں رہتے ہوئے اکثر ہمیں ہسپینڈ کے ادارے کی جانب سے مختلف تفریحی یا ثقافتی دوروں پر لے جایا جاتا ہے، جو ایک طرف خوشگوار تفریح ہوتے ہیں تو دوسری طرف ہمیں چین کی روایات کو قریب سے سمجھنے کا موقع دیتے ہیں لیکن جب کبھی ان دوروں میں کسی قدیم مندر جیسے مقام کی سیر کا حصہ بننا پڑے، تو دل کے اندر عقیدے اور مشاہدے کے درمیان جھولتا ہوا، الجھتا ہوا ایک احساس جنم لیتا ہے کہ جاؤں یا نہ جاؤں؟

ہر بار دل میں ایک عجیب سی الجھن اور کشمکش جنم لیتی ہے۔ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ایسے مقامات پر جانا اور وہاں کا ماحول سمجھنا ایک الگ ہی سوچ وفکر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

یہ وہ جگہیں ہیں جہاں ہر سال ہزاروں زائرین آتے ہیں، جہاں دھواں، گھنٹیاں، اور پرانی دعاؤں کی گونج ہے۔ وہاں جانے سے پہلے ہم نے کئی سوال اپنے دل میں رکھے

کیا ہمیں جانا چاہیے؟ اگر جانا ہے، تو کیا ہمیں صرف خاموش رہنا چاہیے، یا اپنے مذہب کی طرف لوگوں کی توجہ دینی چاہیے؟ کیا یہ ایک موقع ہے کہ ہم اپنے ایمان کی مضبوطی کو پرکھیں؟ یا پھر یہ بہتر ہوگا کہ سادگی سے منع کر دیں؟ مگر چونکہ یہ دورے ثقافتی نوعیت کے ہوتے ہیں اور اکثر ان کا مقصد کوئی فلم یا ڈاکیومینٹری بنانا ہوتا ہے، اس لیے ایسی جگہوں پر جانا اور وہاں کے مناظر، تاریخ اور ماحول کو سمجھنا ہر بار ضروری بن جاتا ہے۔

میں نے سوچا، شاید ایمان کا مطلب یہی ہے کہ ہم دوسروں کے عقیدے کا احترام کریں اور اپنے ایمان کو بھی دل میں سلامتی کے ساتھ بسائیں۔ جس خدا کو میں مانتی ہوں، وہی سب کا خدا ہے، بس مختلف ناموں اور صورتوں میں۔

چین میں قیام کا ہر دن ایک نئی کہانی، ایک نیا منظر، اور ایک نیا تجربہ لے کر آتا ہے۔ یہاں رہتے ہوئے کئی بار ایسے دوروں میں مختلف مندروں تک جانے کا موقع ملا، ہر ایک اپنی تاریخ اور ماحول میں منفرد تھا، لیکن آج میں جس سفر کی داستان لکھنے جا رہی ہوں وہ چنگدو کے نواح میں واقع ایک قدیم بدھ مندر کی ہے۔ ایک ایسا مقام جو اپنے سکوت، تاریخ اور روحانی فضا کے باعث چین میں ایک خاص مقدس مقام کی حیثیت رکھتا ہے.

صبح کی ہلکی دھند ابھی فضا میں باقی تھی جب ہم یونیورسٹی کی بس میں سوار ہوئے۔ کھڑکی سے باہر کا منظر جیسے کسی چینی مصور کی پینٹنگ ہو۔ اونچے پہاڑ دھوئیں کی طرح اُڑتے بادلوں میں چھپے ہوئے، اور کہیں کہیں چیری بلاسم کے درخت اپنی نرم گلابی پنکھڑیوں کے ساتھ خاموشی سے موسم بہار کی آمد کی خبر دے رہے تھے۔ بس میں ہلکی ہلکی گفتگو اور کیمروں کی کلک کلک تھی، مگر میرے دل میں ایک ہلکی سی خلش بھی تھی کیونکہ ہمارا سفر ایک ایسے مقام کی طرف تھا جو مذہبی طور پر میرے لیے اجنبی اور کسی حد تک حساس تھا۔

چین میں مندروں کی تاریخ ہزاروں سال پر محیط ہے، اور یہ صرف مذہبی عبادت گاہیں نہیں بلکہ فن، فلسفہ، سیاست، اور معاشرتی زندگی کا مرکز بھی رہی ہیں۔ چینی مندروں کا تعلق تین بڑے مذاہب یا روحانی نظریات سے رہا ہے۔ جن میں بدھ مت، معروف مندر، تاؤ مت مندر شامل ہیں

چینی مندروں میں جانا صرف مذہبی یا سیاحتی عمل نہیں بلکہ یہ چین کی تہذیب، آرٹ، تاریخ، اور روحانیت سے جڑنے کا ایک راستہ ہے۔

TempleZhaojue

جو چنگدو کے نواح میں واقع ہے اور اس کا آغاز ہان خاندان کے دور سے منسوب کیا جاتا ہے۔ یہ زمانہ (206 ق م–220 عیسوی) نہ صرف چین کی سلطنتی طاقت کا سنہرا باب تھا، بلکہ فکری، روحانی اور ثقافتی بیداری کا آغاز بھی یہی تھا۔ اس عہد میں پہلی بار بدھ مت شاہراہِ ریشم کے ذریعے چین پہنچا، اور شہنشاہوں نے اس نئے عقیدے کو اپنانے والوں کو نہ صرف آزادی دی بلکہ بعض اوقات سرپرستی بھی فراہم کی۔

بدھ راہب ہندوستان سے آئے، اور ان کے ساتھ علم، نسخے، مجسمے، اور مراقبے کے فلسفے بھی آئے۔ ہان دربار میں ان کی بات سنی گئی، ترجمے ہوئے، اور پھر کچھ شہروں میں ابتدائی بدھ مندروں کی بنیاد رکھی گئی۔

یہی وہ وقت تھا جب بانس کی پھچیوں پر مقدس صحیفے لکھے جاتے تھے، اور چٹانوں میں مجسمے تراشے جاتے تھے یعنی جب انسان لکڑی کے قلم اور بانس کی پھچیوں پر الفاظ رقم کرتا تھا اور سوچنے کے لیے وقت، تنہائی اور سکون ہر شخص کے پاس موجود ہوتا تھا۔ جیسے ہی ہم مندر کے دروازے پر پہنچے، ایک گہری خاموشی نے ہمارا استقبال کیا۔ بلند و بالا دروازے، جن پر صدیوں پرانی نقش و نگار ثبت تھے، ایسے لگتے تھے جیسے وقت وہاں تھم سا گیا ہو۔

مندر کے احاطے میں داخل ہوتے ہی ہر شے خاموش، پُراسرار اور اپنی جگہ پر جامد محسوس ہوئی۔ سرخ رنگ کی دیواروں کے درمیان گونجتی ہوا، جلتی اگربتیوں کی مہک، اور زرد رنگ کے چغے پہنے ہوئے راہب یہ سب کچھ کسی فلم کا منظر لگتا تھا۔ اور چونکہ اس دورے کا مقصد بھی ایک ڈاکیومینٹری بنانا تھا، اس لیے نہ صرف دیکھنا بلکہ محسوس کرنا بھی ضروری تھا۔

میں نے کیمرہ اٹھایا، اور ایک لمحے کے لیے خود کو اس داستان کا حصہ محسوس کیا جو صدیوں سے ان در و دیوار میں قید ہے۔ مذہبی اختلافات اپنی جگہ، مگر ثقافت، تاریخ اور انسان کی جستجو کا احترام کرنا بھی اس سفر کا اہم سبق تھا۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جہاں عقیدے اور مشاہدے کا سنگم ہوا۔ ایک ایسی جگہ جہاں میں ایک سیکھنے والے کی حیثیت سے کھڑی تھی، خاموش، متجسس، اور اندر ہی اندر بہت کچھ سمیٹتی ہوئی۔

مندر کے دروازے پر پہنچ کر میری سانس رک سی گئی۔ ہزار سال پرانی لکڑی کی کھڑکیاں، پھولوں کی خوشبو، اور ہوا میں گھلتی ہوئی خاموشی یہ سب کچھ ایک دوسرے میں گھل مل کر ایک ایسی دنیا بناتے تھے جو الفاظ سے باہر تھی۔ راہوں پر دھوئیں کے بادل، دیواروں پر کندہ پتھر کے نقش و نگار، اور ہر گوشے میں ایک داستان چھپی ہوئی تھی۔

یہ وہی جگہیں ہیں جہاں راہب صدیاں گزارتے ہیں، دعا کرتے ہیں، اور خود کو دنیا کی عارضی چمک دمک سے دور رکھتے ہیں۔ وہ اپنے اندر کی دنیا کی تلاش میں رہتے ہیں۔ ایک ایسی تلاش جو شاید مذہب سے بھی بڑھ کر انسان کی روح کی گہرائیوں میں اترنے کا عمل ہے۔

میں نے ایک کونے میں بیٹھ کر گرد و پیش کو غور سے دیکھا۔ لوگ اپنی دعائیں مانگ رہے تھے، گھنٹی بجا رہے تھے، اور موم بتی جلائی جا رہی تھی۔ ہر ایک کا چہرہ خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا، مگر ان آنکھوں میں گہرائی تھی، سکون تھا، اور ایک ربانی پیار کی جھلک تھی۔

میری نظر ایک کنول کے پھول پر پڑی جو پانی کے حوض میں کھلا ہوا تھا۔ اس پھول کی خوبصورتی میں ایک پاکیزگی تھی جو میرے دل کو چھو گئی۔ میں نے سوچا، شاید یہی وہ خوبصورتی ہے جو ہر مذہب کا پیغام دیتا ہے ایک ایسی روشنی جو دل کے اندھیروں کو روشن کر دے۔

اس مندر کی خاموشی مجھے بہت کچھ کہہ رہی تھی

میں نے اپنے مسلمان ہونے پر فخر محسوس کیا، اور ساتھ ہی ان لوگوں کے عقیدے کی عزت بھی کی جن کی عبادت کا طریقہ مختلف تھا۔ یہ ایک خوبصورت توازن تھا جہاں دل میں ایمان کی گرمی

Over 125K Followers on social media now shining in print too

ہو اور دماغ میں دوسروں کے عقیدے کی عزت۔

مندر کے دروازے پر دو بوڑھے راہب بیٹھے تھے۔ ان کے چہروں پر عمر کی تہیں یوں جمی تھیں جیسے کسی کھنڈر پر وقت نے اپنا دستِ ہنر رکھا ہو۔ ان کے چہروں پر خوف نہیں تھا، نہ کوئی جلدی، نہ کوئی طلب صرف ایک ٹھہری ہوئی روشنی، جیسے کوئی ایسی بات وہ جانتے ہوں جو ہم سب بھول گئے ہیں۔ میں نے انہیں نی ہاؤ کہا یعنی سلام کیا۔ ان کی آنکھوں میں گہرا سکون تھا

ایک مسلمان لڑکی ہونے کے ناتے، میرا دل ان مندروں کے دیوی دیوتاؤں کے مجسموں کو دیکھ کر تذبذب میں تھا، لیکن ساتھ ہی میرے ایمان کی بنیاد اس قدر گہری ہو چکی تھی کہ اب مجھے فرق دیکھنے میں دقت نہیں ہوتی تھی مجھے ہر چہرے میں خدا کی تلاش نظر آتی تھی، نہ کہ اس کا انکار۔

میں نے خود کلامی کی جو دل ہر رنگ میں رب کو پہچانتا ہے، وہ کبھی دھوکہ نہیں کھاتا اور شاید یہ وہی لمحہ تھا جب میں نے سوچا کہ ایمان صرف مسجد کی اذان میں نہیں، وہ اس خاموشی میں بھی ہے جو ایک راہب اپنے تکیے پر چپ چاپ چھوڑ دیتا ہے۔

میں نے شکر ادا کیا کہ میں ایک مسلمان ہوں، پاکستانی ہوں، اور اس خامشی کو سننے کے لیے مجھے یہاں، اس غیر ملکی، غیر مسلم سرزمین پر بھیجا گیا کیونکہ بعض اوقات اللہ اپنے بندے کو ہدایت کے لیے کسی بہت دور جگہ بھی بھیجتا ہے، تاکہ وہ اپنے دل کی گہرائی میں وہ روشنی دیکھ سکے جو اپنے شہر میں دھواں بن گئی تھی۔

مندر کے احاطے میں داخل ہوتے ہی سکون کی ایک دبیز چادر نے ہمیں گھیر لیا۔ سرخ دیواریں، زرد چغے میں ملبوس راہب، ہوا میں معلق اگربتیوں کی خوشبو سب کچھ جیسے وقت کو تھامے کھڑا تھا۔ کچھ طلباء راہبوں سے گفتگو میں مصروف تھے، کچھ عقیدت سے سر جھکائے مجسموں کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے تھے۔

اسی لمحے ایک مقامی ساتھی نے مجھ سے پوچھ لیا، " کیا تم بھی ان مجسموں کے آگے جھکتی ہو؟"

میں مسکرائی اور نرمی سے کہا

تم بتوں کے سامنے جھکتے ہو، اور ہم اپنے رب کا سجدہ کرتے ہیں لیکن یہ سجدہ کسی مورت یا شبیہ کے لیے نہیں ہوتا۔ ہمارا سجدہ اُس رب کے لیے ہے جو بے صورت ہے، مگر ہر شے پر حاوی ہے؛ جو نظر نہیں آتا، مگر ہر دل کی دھڑکن میں موجود ہے۔ اللہ کو نہ کوئی شکل دی جا سکتی ہے، نہ ہی کوئی حد — مگر دل اس کی موجودگی کو ہر سانس میں، ہر لمحے محسوس کرتا ہے۔ یہی سجدہ ہے، سراسر تسلیم و رضا، خالص اپنے خالق کے لیے۔"

میری یہ بات سن کر وہ خاموش ہو گیا۔ شاید حیران تھا، یا سوچ میں گم۔ مگر میں جانتی تھی، کہ میں نے اپنے عقیدے کی روشنی سے اُس لمحے کے سکوت میں ایک چراغ سا جلا دیا تھا۔ یہی وہ لمحے ہوتے ہیں جب ثقافتوں کے بیچ فرق نہیں، فہم جنم لیتا ہے۔

مندر کے صحن میں ایسی خاموشی تھی جس میں پتوں کے گرنے کی آواز بھی سنائی دیتی تھی، جیسے کائنات کسی اہم مکالمے سے پہلے توقف میں ہو۔

پھر میں نے رک کر کہا، "ہمارے خدا کا نام اللہ ہے۔ وہ ایک ہی ہے، سب کا خالق، سب کا مالک۔" وہ لمحہ میرے لیے وضاحت کا نہیں، بلکہ تصدیق کا تھا۔ میرے ایمان کی تصدیق کہ میں جہاں بھی ہوں، اللہ میرے ساتھ ہے، اور میرا عقیدہ کسی دیوار سے نہیں بندھا۔ میرا دل اس زمین پر بھی اپنے رب کو پکار سکتا ہے، جہاں لوگ ہزاروں سالوں سے اپنے معبودوں کو پوجتے آئے ہیں۔ اس نے اثبات میں سر ہلا دیا مگر مجھے اس کے چہرے پر ایک گہری سوچ دستک دیتی نظر آئی۔

یہ سچ ہے کہ یہاں کے مندروں میں گوتم بدھ کے مجسمے ہیں، جن کے سامنے دیے جلتے ہیں، اگر بتیاں سلگتی ہیں، اور زائرین جھکتے ہیں لیکن میں نے ان چہروں پر سجدہ نہیں دیکھا، صرف تلاش دیکھی ایک ایسی تلاش جو انسان کو اپنے سے ماورا کسی شے کی طرف لے جاتی ہے۔

میں نے مندر کے ایک کونے میں بیٹھے بوڑھے راہب کو دیکھا۔ وہ خاموشی سے آنکھیں بند کیے مراقبے میں تھا۔ مجھے لگا جیسے وہ اپنے ہی سوالوں سے بات کر رہا ہو۔

میں دل ہی دل میں مسکرائی اور سوچا ہم سب تلاش میں ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ کوئی اسے 'نروان' کہتا ہے، کوئی 'وصال'، کوئی 'نور'، اور کوئی 'سکونِ قلب'۔

اور میں سوچ رہی تھی۔ جب انسان اپنے خالق کی طرف ایک قدم بڑھاتا ہے، تو مذاہب کی دیواریں نہیں بلکہ دروازے بن جاتے ہیں اور ہر دروازے کے پیچھے وہی روشنی ہے، جو ایک سجدے میں ملتی ہے۔

مندر سے نکلتے وقت میں نے چپکے سے اپنے رب کو دل ہی دل میں یاد کیا۔ میری زبان خاموش تھی، مگر دل ایک اذان بن چکا تھا۔

اسی لمحے مجھے محسوس ہوا خدا واقعی ایک ہی ہے، اور وہ وہاں بھی ہے جہاں کوئی اُسے مانتا نہیں، لیکن وہ پھر بھی ہمیں سن رہا ہوتا ہے۔

میں نے آسمان کی طرف دیکھا، اور دل میں ایک شکر کے آنسو گرے۔

شکر اس بات کا کہ میرا عقیدہ مجھے بند نہیں کرتا، بلکہ وسعت دیتا ہے۔ شکر اس بات کا کہ میں کسی بھی جگہ جا کر، کسی بھی مذہب کو دیکھ کر، یہ کہنے کے قابل ہوں کہ میرا اللہ سچا ہے، اور میرا ایمان زندہ ہے۔

مندر کے اندر ایک چھوٹا سا باغ تھا۔ چاروں طرف بانس کے درخت، اور بیچ میں ایک پتھر کا حوض، جس میں کنول کے پھول کھلے ہوئے تھے۔ کنول جسے بدھ مت میں پاکیزگی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ کنول کی لطافت اور استقامت مجھے ہمیشہ سے متاثر کرتی رہی ہے۔ کیچڑ سے نکل کر کھلنے والا پھول، جیسے انسان کا دل ہو جو دنیا کی غلاظتوں سے بلند ہو کر کسی ربانی روشنی میں کھلتا ہے۔

میں ایک ستون کے سائے تلے بیٹھی تھی، ہاتھ میں نوٹ بک، مگر قلم رکا ہوا تھا۔ ایسے وقت میں الفاظ کم پڑ جاتے ہیں، اور دل خود کو خاموشی کی گود میں رکھ کر سنتا ہے۔ اتنے میں، ایک دبلی پتلی سی عورت آہستہ آہستہ چلتی میرے قریب آ کر رک گئی۔ سفید لباس، چپ چاپ چال، اور آنکھوں میں ایسی چمک جیسے برسوں سے روشنی کو پیا ہو۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا پیالہ تھا جس میں گرم

چائے بھاپ بن کر اٹھ رہی تھی۔

وہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔ چند لمحے گزرے، پھر اس نے میرے چہرے کی طرف دیکھا اور آہستہ سے کہا تم بہت کچھ سوچ رہی ہو۔ میں ہنس پڑی۔ سوچ تو رہی ہوں، مگر شاید سمجھ کم رہی ہوں۔ اس نے چائے کا پیالہ اپنی چینی روایت کو مدنظر رکھتے ہوئے میری طرف بڑھایا۔"

تم مسلمان ہو؟ "اس نے پوچھا۔ ہاں میں نے جواب دیا

اور تمہارا خدا؟

ایک، یکتا، بغیر کسی شکل کے، جو ہر جگہ موجود۔

میں نے پرسکون انداز میں کہا

وہ مسکرائی، اس نے کہا،

ہمارے بدھ کی بھی کوئی حتمی شکل نہیں، صرف سکون ہے، آگہی ہے، مہربانی ہے۔ ہم سب یہاں کسی روشنی کو تلاش کرتے ہیں اور اس تلاش میں عمریں بیت جاتی ہیں۔

میں نے اسے بتایا کہ میں پاکستان سے ہوں، کہ میرے گھر میں جب اذان کی آواز آتی ہے، تو میں خاموشی سر جھکا لیتی ہوں کہ ہم اپنے رب کو ہر سانس میں پکارتے ہیں، ہر پریشانی میں یاد کرتے ہیں، اور ہر خوشی میں اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔ وہ بہت غور سے سن رہی تھی۔

تمہارا شکر، ہمارے مراقبے جیسا ہے۔ اس نے برجستہ کہا

میں نے اس لمحے میں کچھ سیکھا کہ روحانی تجربہ کبھی کسی مذہب میں قید نہیں ہوتا، وہ ہر اس دل میں داخل ہوتا ہے جو صداقت کے لیے کھلا ہو۔

جب وہ جانے لگی تو رک کر بولی،

تم یہاں بار بار آنا، لیکن باہر کی خاموشی سے زیادہ اندر کی آواز سننا۔

میں دیر تک وہاں بیٹھی رہی۔ وہ چائے کا پیالہ خالی ہو چکا تھا، مگر میری روح ایک نئے ذائقے سے لبریز تھی۔ شاید یہ ذائقہ دعا کا تھا ایسی دعا جو بغیر الفاظ کے، بغیر آداب کے، صرف احساس کی زبان میں ہوتی ہے۔

انسان کا دل اگر سچا ہو، تو ہر عبادت گاہ مسجد بن جاتی ہے اور ہر خاموشی اذان۔ میں اپنی بے ترتیب سوچوں کو یکجا کیا اور الفاظ ترتیب دیے۔ آج میں نے خاموشی سے سیکھا، اور دعا کی زبان سمجھی جو نہ عربی تھی، نہ چینی، بلکہ دل کی تھی۔

واپسی کی راہ پر جب مندر کی چھتیں پیچھے رہ گئیں اور چنگدو کی بل کھاتی سڑکیں سامنے آنے لگیں یونیورسٹی کی بس میں بیٹھے سبھی طلبہ ہنس بول رہے تھے، کسی نے چھوٹے چھوٹے تحفے خریدے، کسی نے مجسموں کے ساتھ تصویریں بنوائیں اور کسی نے ہاتھ جوڑ کر ویڈیوز بنائیں۔

میرے پاس کوئی چیز نہ تھی سوائے اس ایک نوٹ بک کے، جس میں اب خاموشی کے ساتھ ایک مکمل دعا بند تھی۔

یونیورسٹی میں رہتے ہوئے میں نے کئی بار اپنے مذہب پر تنقید سنی تھی، اور کئی بار خود بھی دوسروں کے عقائد کو ناسمجھی سے دیکھا تھا۔ مگر آج، اس مندر کی خاموشی، ایک راہبہ کی سادہ باتیں، اور کنول کے پھولوں کی نرم خوشبو نے مجھے یہ سکھایا کہ اصل علم وہ نہیں جو کتابوں میں لکھا ہو، بلکہ وہ ہے جو انسان کے دل میں نرمی اور آنکھوں میں روشنی بھر دے۔

میرا مسلمان ہونا میری شناخت ہے، مگر میری انسانیت میری اصل پہچان ہے۔ میں فخر سے کہتی ہوں کہ میں ایک خدا کو ماننے والی ہوں۔ جو مجھے چین کے ایک مندر میں بھی سن لیتا ہے، اور پاکستان کے کسی گاؤں کی مسجد میں بھی اور یہی ایمان مجھے دوسروں کو عزت دینے کا سبق دیتا ہے کیونکہ سچ یہ ہے کہ ہم سب، کسی نہ کسی "وان نیان سی" کے مسافر ہیں کچھ اسے مندر کہتے ہیں، کچھ مسجد، اور کچھ محض ایک لمحہ۔

اس سفر کے بعد جب میں اپنی یونیورسٹی کی لائبریری واپس پہنچی، تو پہلا کام یہی کیا کہ اس مندر کی تاریخ پر ایک تحقیقی مضمون لکھا۔ مگر میرا اصل مضمون وہی تھا جو میرے دل پر لکھا جا چکا تھا بغیر کسی زبان کے، بغیر کسی عنوان کے، صرف ایک احساس کے ساتھ۔

کہتے ہیں سفر وہی سچا ہوتا ہے جو واپسی پر تمہیں وہ نہ رہنے دے جو تم پہلے تھے اور میں اب وہ نہ رہی تھی۔ میں اب خاموشی کو سننے لگی تھی، اختلاف کو سمجھنے لگی تھی، اور دعاؤں کو صرف عربی الفاظ میں نہیں، بلکہ ہر اس دل کی دھڑکن میں پہچاننے لگی تھی جو اپنے رب سے راستہ مانگ رہا ہو اور تب مجھے احساس ہوا کہ رب تک پہنچنے کے لیے راستے مختلف ہو سکتے ہیں، مگر طلب کی سچائی ہی وہ واحد پُل ہے جو سب کو جوڑ دیتا ہے اور بس، وہی لمحہ ہوتا ہے جب انسان کا دل زمین سے اٹھتا ہے اور آسمان سے جا ملتا ہے۔

5 سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ

کہ مشینری اور ٹرانسپورٹ کی نمو بڑھی ہے، بیرونی شعبے میں دہرے بحرانوں کا المیہ رہا، بھارت نے آئی ایم ایف پروگرام رکوانے کے لیے پورا زور لگایا تھا، بھارتی ایگزیکٹو ڈائریکٹر نے کوشش کی آئی ایم ایف کی دوسری قسط نہ ملے، ترسیلات زر میں اضافہ ہوا ہے، رواں سال ترسیلات زر 37 سے 38 ارب ڈالر رہنے کا امکان ہے، ترسیلات زر میں اضافے میں روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس میں کلیدی کردار ادا کیا اور بیرون ملک مقیم

میں 2 فیصد سے زائد کا اضافہ ہوا، ریئل اسٹیٹ اور تعمیرات کے شعبے میں 3 فیصد تک اضافہ ہوا ہے، زرعی شعبہ محض 0.6 فیصد تک بڑھا ہے۔انہوں نے کہا کہ جاری کھاتوں کا خسارہ اب سرپلس میں ہے، اکاؤنٹس 10 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئے ہیں، گزشتہ 20 سال میں پہلی بار پرائمری بیلنس سرپلس ہوا۔ان کا کہنا تھا کہ بی آئی ایس پی کے لیے بجٹ میں مختص رقم میں اضافہ کیا گیا، 2024 میں بی آئی ایس پی بجٹ ایلوکیشن 593 ارب روپے تک پہنچ گئی، بی آئی ایس پی کفالت پروگرام کے ذریعے 99 لاکھ خاندانوں کی معاونت جاری ہے، اسکل ڈیولپمنٹ پروگرام میں 16 ہزار افراد کو آئی ٹی تربیت دی جاری ہے، معیشت کا حجم 372 ارب ڈالر کے مقابلے میں 411 ارب ڈالر ہو گیا، فی کس آمدنی 162 ڈالر کے اضافے سے 1824 ڈالر تک پہنچ گئی۔وفاقی وزیر نے کہا کہ مقامی وسائل کا فروغ ترجیحات ہیں، تعمیراتی شعبے میں نمو 1.3 فیصد رہی جو گزشتہ سال 3 فیصد تھی، لارج اسکیل مینوفیکچرنگ میں شرح نمو کم ہو کر 1.5 رہی۔محمد اورنگزیب نے کہا کہ برآمدات 6.8 فیصد اضافے سے 27 ارب 30 کروڑ ڈالر پر پہنچ گئیں، ایف بی آر ٹیکس وصولی 25.9 فیصد بڑھ کر 10 ہزار 234 ارب روپے تک پہنچ گئی، سرمایہ کاروں کے

ہم استحکام کی طرف گامزن ہیں، مہنگائی پر کامیابی سے قابو پایا، وفاقی وزیر خزانہ

پاکستان میں اس وقت مہنگائی بڑھنے کی شرح 4.6 فیصد پر آ گئی ہے، مہنگائی پر قابو پانے کے لیے حکومت نے بہترین حکمت عملی اپنائی

جی ڈی پی میں اضافہ معاشی ترقی کی علامت ہے، ملکی معاشی ریکوری کو عالمی منظرنامے میں دیکھا جائے، معیشت میں بتدریج بہتری آ رہی ہے

2023 میں ہماری جی ڈی پی گروتھ منفی، 2024 میں 2.5 فیصد، 2025 میں 2.7 فیصد تھی اور مہنگائی کی شرح 29 فیصد سے زائد ہو چکی تھی

معاشی سیکیورٹی قومی سلامتی کا بہت اہم جزو ہے، موڈیز اور فچ نے پاکستان سے متعلق اقتصادی آؤٹ لک میں بہتری کی، محمد اورنگزیب

کنزیومر واچ رپورٹ

وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب کا کہنا ہے کہ ہم درست سمت میں اور استحکام کی طرف گامزن ہیں اور مہنگائی پر کامیابی سے قابو پایا ہے۔اسلام آباد میں قومی اقتصادی سروے 25-2024 پیش کرتے ہوئے محمد اورنگزیب نے کہا کہ عالمی مجموعی پیداوار کی شرح میں کمی آئی ہے اور گلوبل جی ڈی پی نمو 2.8 فیصد ہے، تاہم ملکی مجموعی پیداوار میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور جی ڈی پی میں اضافہ معاشی ترقی کی علامت ہے۔

انہوں نے کہا کہ ملکی معاشی ریکوری کو عالمی منظرنامے میں دیکھا جائے گا، 2023 میں ہماری جی ڈی پی گروتھ منفی، 2024 میں 2.5 فیصد، 2025 میں 2.7 فیصد تھی اور مہنگائی کی شرح 29 فیصد سے زائد ہو چکی تھی، 2023 میں دو ہفتے کے ذخائر موجود تھے، اس کے بعد معیشت میں بتدریج بہتری آ رہی ہے اور افراط زر میں ریکارڈ کمی واقع ہوئی، عالمی مہنگائی دو سال پہلے 6.8 تھی جواب 0.3 فیصد ہے، پاکستان میں اس وقت مہنگائی بڑھنے کی شرح 4.6 فیصد پر آ گئی ہے، مہنگائی پر قابو پانے کے لیے حکومت نے مفصل حکمت عملی اپنائی، پالیسی ریٹ میں بتدریج کمی کی گئی اور پالیسی ریٹ ایک سال میں 22 فیصد سے کم ہو کر 11 فیصد پر آ گیا ہے۔ان کا کہنا تھا کہ معاشی سیکیورٹی قومی سلامتی کا بہت اہم جزو ہے، ہم درست سمت میں اور استحکام کی طرف گامزن ہیں، موڈیز اور فچ نے پاکستان سے متعلق اقتصادی آؤٹ لک میں بہتری کی، پائیدار ترقی کے لیے حکومت نے پالیسی اور ڈھانچہ جاتی اصلاحات کا آغاز کیا، ہم نے معیشت کے ڈی این اے کو بدلنا ہے جس کے لیے اسٹرکچرل ریفارمز ضروری ہیں، رواں مالی سال زرمبادلہ کے ذخائر میں شاندار اضافہ ہوا، دوست ممالک کے اعتماد میں مضبوطی سے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھانے میں مدد ملی، جون 2024 تک زرمبادلہ کے ذخائر میں 5 ارب ڈالر تک اضافہ ہوا، بیرونی شعبے میں استحکام سے زرمبادلہ کے ذخائر کو 16 ارب ڈالر تک لے جانے میں مدد ملی، جی ڈی پی کے تناسب سے قرضوں کی شرح 68 سے 65 فیصد پر آ گئی۔محمد اورنگزیب نے کہا کہ عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے پروگرام کا مقصد پائیدار معاشی استحکام کا حصول ہے، آئی ایم ایف پروگرام سے ہمیں ڈھانچہ جاتی اصلاحات کے لیے وسائل دستیاب ہوئے، ٹیکس ٹو جی ڈی پی

گیا، ٹیکنالوجی کے استعمال سے ٹیکس محصولات میں اضافہ ہوا، شعبہ توانائی میں شاندار اصلاحات ہوئیں اور ایک سال میں تاریخی ریکوری ہوئی ہے، ڈسکوز میں پیشہ ور بورڈز لگائے جس سے ڈسٹری بیوشن لاسز میں کمی آئے گی۔انہوں نے کہا کہ قرضوں کی ادائیگی میں 800 ارب بچائے، پنشن اصلاحات میں خاطر خواہ پیش رفت ہوئی، آنے والے وقت میں 43 وزارتوں اور 400 ملحقہ اداروں کی رائٹ سائزنگ کریں گے، بجٹ میں بتاؤں گا کہ اسے آگے کیسے لے کر جائیں گے، اسے مرحلہ وار آگے لے کر جا رہے ہیں، ہم وزارتوں اور محکموں کو ضم کر رہے ہیں۔ان کا کہنا تھا

پاکستانیوں کا ملکی معیشت پر اعتماد مضبوط ہوا۔وزیر خزانہ نے کہا کہ جولائی سے مئی کے دوران ٹیکس وصولی میں 26 فیصد اضافہ ہوا ہے، انکم ٹیکس فائلرز کی تعداد دگنی ہو کر 37 لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے، ہائی ویلیو فائلرز میں 178 فیصد اضافہ ہوا، آئی ٹی برآمدات بڑھیں، فری لانسرز نے 40 کروڑ ڈالر کمائے، 74 فیصد ریٹیلرز رجسٹریشن مزید ہوئی ہے، ہم اب قرضے مزید نہیں لینا چاہتے، اگر لیں گے تو اپنی شرائط پر لیں گے۔ان کا کہنا تھا کہ ہمیں قرضوں کی ادائیگیوں میں جتنا بھی بچے گا اس کو دیگر شعبوں میں لے جائیں گے، صنعتوں کی نمو میں 6 فیصد تک اضافہ ہوا ہے، خدمات کے شعبے

اعتماد کی بحالی سے اسٹاک مارکیٹ میں 52.6 فیصد اضافہ ہوا۔انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک میں بجلی کی مجموعی پیداواری صلاحیت 46 ہزار 604 میگاواٹ ہے، 56 ہزار نوجوانوں کو آئی ٹی اور دیگر شعبوں میں تربیت دی جا رہی ہے اور نوجوانوں کو مقامی اور بین الاقوامی جاب مارکیٹ کے لیے تیار کیا جا رہا ہے، صنعتی شعبے کی ترقی 4.8 فیصد، گاڑیوں کی صنعت میں 48 فیصد اضافہ ہوا ہے۔اقتصادی سروے پیش کرنے کے دوران ایک سوال کے جواب میں سیکریٹری خزانہ نے بتایا کہ جتنا اخراجات پر کٹ لگایا ہے اس سے زیادہ کٹوتی ممکن نہیں تھی، مالیاتی خسارہ بھی 2022 کا دیکھیں اور آج کا دیکھیں تو واضح فرق نظر آئے گا۔وزیر خزانہ نے ایک سوال پر کہا کہ ہم پرائمری سرپلس کی بات کرتے ہیں، اگر پرائمری سرپلس کا نمبر اتنا زیادہ ہے تو پھر یا ریونیو بہت بڑھ گیا ہے یا اخراجات بہت کم ہو گئے ہیں، ٹیکس ٹو جی ڈی پی کی شرح 14 فیصد تک لے کر جانا ہے، ہمارے ہمسایے ملک بھارت میں ٹیکس ٹو جی ڈی پی کی شرح 18 فیصد ہے۔انہوں نے کہا کہ این ایف سی ایوارڈ کا اجلاس اگست میں ہوگا، این ایف سی ایوارڈ میں آبادی کا فارمولا تبدیل کرنے پر غور ہوگا، صوبوں سے مشاورت ہوگی، اگر پاکستان کی آبادی 40 کروڑ تک پہنچ گئی تو کیا ہوگا؟ ہمیں اس بارے میں سوچنا ہوگا۔سرکاری دستاویزات کے مطابق رواں مالی سال معاشی شرح نمو کا ہدف 3.6 فیصد تھا جو 2.7 فیصد رہی، زرعی شعبے کی ترقی 2 فیصد ہدف کے مقابلے میں 0.6 فیصد اور خدمات کے شعبے کی ترقی 4.1 فیصد ہدف کے مقابلے میں 2.9 فیصد ہے۔رواں مالی سال بڑی فصلوں کی پیداوار میں 13.5 فیصد کی کمی ہوئی۔

کنزیومر واچ
CONSUMER WATCH KARACHI

Over 125K Followers on social media now shining in print too

کینیڈا: ساکنان شہر قائد عالمی مشاعرہ کے منتظم اعلیٰ محمود احمد خان کے اعزاز میں تقریب پذیرائی و مشاعرہ

کاروان شعر و سخن اور انٹرنیشنل کونسل آف آرٹس کینیڈا کے تحت ریحان بشارت، شعیب ناصر اور قیصر وجدی نے ایک خوبصورت محفل سجائی

مسند صدارت پر دنیائے اردو کے ممتاز محقق و شاعر ڈاکٹر سید تقی، عابدی جلوہ افروز رہے، سردار خان نے نظامت کے فرائض انجام دیئے

کینیڈا سے اس تقریب کی صورت میں انتہائی قیمتی یادیں اپنے ساتھ لیکر جاؤں گا، دوستوں کو دلی مبارکباد دیتا ہوں، محمود احمد خان کا خطاب

بابر نصر اللہ خان ساہی، سلیم افتخار بیگ، صبیحہ خان صبیحہ، حمید حمیدی، عبدالحئی بشارت، بشریٰ سعید، ڈاکٹر عظمیٰ محمود، بشارت ریحان، اسماوارثی، سلمان اطہر، توقیر اے خان، قیصر وجدی، رشید ندیم، ڈاکٹر سید تقی عابدی نے خوبصورت کلام پیش کیا، ہال واہ واہ کی صداؤں سے گونج اٹھا

کینیڈا سے خصوصی رپورٹ

گزشتہ روز ادبی تنظیم کاروان شعر و سخن اور انٹرنیشنل کونسل آف آرٹس (کینیڈا) کے زیر اہتمام پاکستان سے تشریف لائے ہوئے ساکنان شہر قائد عالمی مشاعرہ کے منتظم اعلیٰ محمود احمد خان کے اعزاز میں خوبصورت تقریب بہ عنوان تقریب پزیرائی و مشاعرہ کا اہتمام کیا گیا کینیڈا کے شہر ٹورنٹو کے مقامی ہال میں منعقد کی گئی تقریب کی مسند صدارت پر دنیائے اردو کے ممتاز لکھاری، محقق و شاعر ڈاکٹر سید تقی عابدی جلوہ افروز رہے جبکہ مہمان خصوصی کی نشست پر پاکستان سے تشریف لائے صاحب اعزاز محمود احمد خان تشریف فرما رہے، نظامت کے فرائض کینیڈا میں مقیم ممتاز علمی و ادبی شخصیت سردار خان نے انجام دیئے ان کی خوبصورت نظامت کو سامعین نے بہت پسند کیا کاروان شعر و سخن اور انٹرنیشنل کونسل آف آرٹس (کینیڈا) کے ڈائریکٹر بشارت ریحان جو کے کینیڈا میں ادبی تقریبات کی کامیابی کی ضمانت ہیں ان کی بے پناہ کاوشوں سے تقریب انتہائی کامیاب رہی اور سامعین و ناظرین کی تعداد نے اس جانب اشارہ کیا کہ ہال میں گنجائش کم پڑ گئی ہے، کرسیاں خالی نہ ہونے کے سبب بہت سے شائقین نے مشاعرہ ہال میں کھڑے ہو کر سماعت کیا تقریب کا آغاز حمد و نعت کے اشعار سے کیا گیا، ہر دل عزیز شخصیت اور تقریب کے میزبان بشارت ریحان نے ایک نئی روایت کی بنیاد رکھی آغاز تقریب میں ہی صدر محفل ڈاکٹر سید تقی عابدی سے درخواست کی گئی کہ وہ ابتدائیہ خطبہ پیش کریں جس پر ناظم مشاعرہ سردار خان نے صدر محفل کو ڈائس پر مدعو کیا صدر محفل نے حضرت داغ دہلوی پر شاندار گفتگو فرمائی جسے ہال میں موجود تمام احباب نے نہ صرف توجہ سے سماعت کیا بلکہ بشارت ریحان کی اس کاوش کو بہت سراہا گیا، بعد از خطبہ ابتدائیہ مشاعرہ کا آغاز کیا گیا مشاعرہ میں جن شعرا و شاعرات نے کلام پیش کیا ان کے اسمائے گرامی یوں رہے، بابر نصر اللہ خان ساہی، سلیم افتخار بیگ، صبیحہ خان صبیحہ، حمید حمیدی، عبدالحئی بشارت، بشریٰ سعید، ڈاکٹر عظمیٰ محمود، بشارت ریحان، اسماوارثی، سلمان اطہر، توقیر اے خان، قیصر وجدی، رشید ندیم ، ڈاکٹر سید تقی عابدی، مشاعرہ میں مدعو تمام شعرا نے خوبصورت کلام پیش کیا اور سامعین سے خوب داد حاصل کی تقریب کے مہمانان اعزازی رشید ندیم اور توقیر اے خان نے کہا کہ آج کی تقریب ایک یادگار تقریب رہی جسے برسوں یاد رکھا جائے گا، اور ہم انٹرنیشنل کونسل آف آرٹس، (کینیڈا) اور کاروان شعر و سخن کے ڈائریکٹر اور باکمال شاعر بشارت ریحان کو کامیاب تقریب کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتے ہیں، صدر، صاحب اعزاز اور مہمان خصوصی محمود احمد خان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج کی تقریب میں نہ صرف اسٹیج پر قد آور شخصیات موجود ہیں بلکہ سامعین میں باکمال علمی و ادبی سماعتیں موجود ہیں اس طرح کی شخصیات کا کسی ایک تقریب میں یکجا ہونا بلاشبہ ایک انوکھا کمال ہے مجھے یہ کہتے کوئی عار نہیں کہ کینیڈا سے اس تقریب کی صورت میں انتہائی قیمتی یادیں اپنے ساتھ لیکر جاؤں گا اور میں بشارت ریحان جن کی کاوشوں سے آج کی تقریب اپنی کامیابی کے عروج پر پہنچی انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں، صدر تقریب ڈاکٹر سید تقی عابدی نے اپنے صدارتی خطبے میں فرمایا کہ کینیڈا میں ادبی تقریبات کی پہچان اور تقریبات کی کامیابی کی ضمانت بشارت ریحان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، اور ان سے کہتا ہوں کہ ان کی ہر تقریب کے لئے میں ہر وقت موجود ہوں مجھے بشارت ریحان کی تقریبات میں شرکت سے قلبی خوشی محسوس ہوتی ہے، انھوں نے فروغ ادب و زبان کے لئے محمود احمد خان کی کاوشیں کی تعریف کی اور کہا کہ بلاشبہ ساکنان شہر قائد عالمی مشاعرہ نہ صرف پاکستان کی شناخت ہے بلکہ ساکنان شہر قائد کے مشاعرہ کو محمود خان کی سچی لگن، دیانت اور محنت نے آج اس قابل بنا دیا ہے کہ دنیا بھر کے شعرا اس مشاعرہ میں شرکت اپنے لئے باعث اعزاز سمجھتے ہیں، اختتام تقریب پر میزبان اور ڈائریکٹر حمید حمیدی نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا جبکہ ڈائریکٹر کاروان شعر و سخن، اور انٹرنیشنل کونسل آف آرٹس بشارت ریحان نے آئندہ بھی ایسی تقریبات کے انعقاد کا یقین دلایا اور کہا کے انٹرنیشنل کونسل آف آرٹس کے چیئرمین شعیب ناصر جو کہ آسٹریلیا کے دورے کے سبب آج تقریب میں شامل نہیں ہیں مگر ان کے صاحب زادے ظفر زکریا جو کہ انٹرنیشنل کونسل آف آرٹس کے ڈائریکٹر بھی ہیں آج ہمارے ساتھ موجود ہیں آج ان کی کاوشوں سے مشاعرہ نا صرف دنیا بھر میں لائیو دیکھا گیا بلکہ انہوں نے مشاعرہ کی بہترین ریکارڈنگ کی اس پر میں ان کا شکر گزار ہوں انھوں نے دیگر تمام تنظیموں کو پیغام دیا کہ میں بنا رنگ و مذہب و نسل فروغ ادب کے لئے سب کہ ساتھ ہوں، مشاعرہ ہال میں سامعین کے لئے چائے و دیگر لوازمات کا اہتمام کیا گیا، اختتام مشاعرہ پر بشارت ریحان نے ہال میں موجود تمام احباب کے لئے شاندار عشائیہ کا اہتمام کیا، اسطرح ایک یادگار اور کامیاب تقریب اختتام کو پہنچی۔

صاحب اعزاز: محمود احمد خان

ڈاکٹر سید تقی عابدی

ناظم مشاعرہ: سردار خان

بشارت ریحان

قیصر وجدی

توقیر اے خان

حمید حمیدی

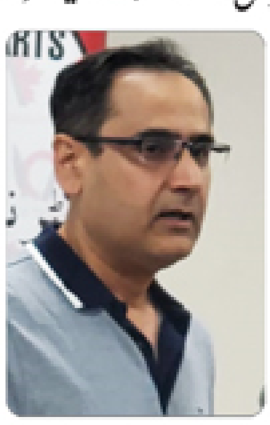
فیصل عظیم

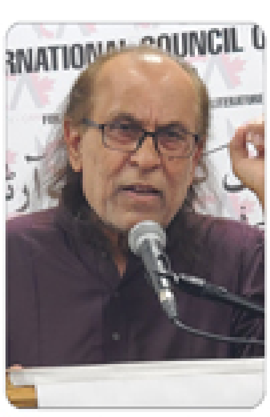
سلمان اطہر

سلیم افتخار بیگ

عبدالحئی بشارت

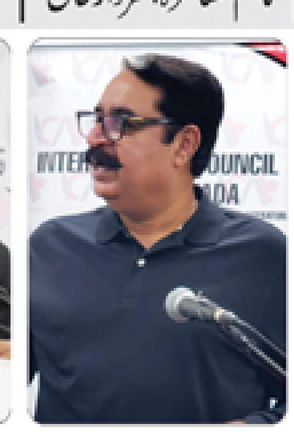
نصر اللہ ساہی

ندیم رشید

منیف اشعر ملیح آبادی

صبیحہ خان صبیحہ

ڈاکٹر عظمیٰ محمود

بشریٰ سعید

اسماء ناز وارثی

Over 125K Followers on social media now shining in print too

پاکستان میں بڑے پیمانے پر الیکٹرک گاڑیوں کی مینوفیکچرنگ کے لائسنس جاری

کنزیومر واچ رپورٹ

پاکستان کا آٹوموٹو سیکٹر وقتاً فوقتاً مختلف ترقیاتی مراحل سے گزرا ہے، اور حالیہ برسوں میں اس شعبے میں ایک نیا اور دلچسپ رجحان دیکھنے کو ملا ہے: الیکٹرک وہیکلز (ای وی) کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور ان کی تیاری میں اضافہ۔ یہ تبدیلی ایک بہت بڑے ماحولیاتی اور اقتصادی منصوبے کا حصہ ہے، جس کے ذریعے حکومت پاکستان نے نہ صرف اپنے آٹوموٹو سیکٹر کو جدید بنانے کی کوشش کی ہے بلکہ ماحولیاتی تحفظ کے حوالے سے بھی اقدامات کیے ہیں۔

ای وی کی ترقی: حکومت کی پالیسی کا اثر

پاکستان میں الیکٹرک گاڑیوں کی صنعت کا آغاز حالیہ برسوں میں ہوا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد آلودگی کی سطح کو کم کرنا، توانائی کی بچت کرنا اور عالمی سطح پر موسمیاتی تبدیلیوں کے چیلنجز کا مقابلہ کرنا ہے۔ اس حوالے سے حکومت نے آٹوموٹو انڈسٹری ڈیولپمنٹ اینڈ ایکسپورٹ پالیسی 26-2021 کا آغاز کیا ہے، جس کے تحت مختلف مالی مراعات، ٹیکس میں چھوٹ اور چارجنگ ٹیرف میں کمی کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ اس پالیسی کا مقصد ملک میں الیکٹرک گاڑیوں کی تیاری کو فروغ دینا اور عالمی سطح پر ان کے استعمال میں اضافہ کرنا ہے۔ اس کے نتیجے میں، حکومت نے اب تک 57 مینوفیکچررز کو 2 اور 3 پہیوں والی الیکٹرک گاڑیاں تیار کرنے کے لائسنس جاری کیے ہیں، جو پاکستان میں ای وی انڈسٹری کے آغاز کو ظاہر کرتے ہیں۔ ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق، حکومت کا 'کلین گرین پاکستان' اور 'میک ان پاکستان' منصوبہ بھی اس ترقی میں اہم کردار ادا کر رہا ہے، جس کے تحت مختلف مراعات دی جا رہی ہیں تاکہ مقامی طور پر تیار ہونے والی الیکٹرک گاڑیاں سستی اور زیادہ کارگر ثابت ہوں۔

ای وی کی پیداوار اور اعداد و شمار

اقتصادی سروے برائے مالی سال 25-2024 کے مطابق، پاکستان میں 2 اور 3 پہیوں والی الیکٹرک گاڑیوں کی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ سروے کے مطابق، 13 نئے مینوفیکچرنگ سرٹیفکیٹس جاری کیے گئے ہیں، جس کے نتیجے میں 32 ہزار 923 یونٹس کی پیداوار حاصل کی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مالی سال 2022 سے لے کر اب تک کل 76 ہزار 979 یونٹس کی پیداوار ہو چکی ہے۔ اس ترقی کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان میں ای وی کی مقبولیت اور تیاری میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، جو مستقبل کے لیے ایک حوصلہ افزا اشارہ ہے۔

چیلنجز اور رکاوٹیں

اگرچہ پاکستان میں ای وی کی تیاری میں نمایاں ترقی دیکھنے کو ملی ہے، لیکن اس شعبے کو کچھ ریگولیٹری چیلنجز کا سامنا بھی ہے۔ ان چیلنجز کی وجہ سے آٹو انڈسٹری کی مکمل سپلائی اور ڈیمانڈ کی صلاحیت کو حاصل نہیں کیا جا سکا۔

اس کی سب سے بڑی وجہ ٹیکنالوجی کی کمی، مناسب چارجنگ انفراسٹرکچر کی عدم دستیابی اور مینوفیکچررز کے درمیان ایک مربوط حکمت عملی کا فقدان ہے۔

چارجنگ اسٹیشنز کی کمی کی وجہ سے صارفین کو گاڑیوں کی ری چارجنگ میں مشکلات کا سامنا ہے، اور اس کے علاوہ گاڑیوں کے لیے ضروری پرزوں کی کمی بھی ایک اور رکاوٹ ہے جو کہ ترقی کی راہ میں حائل ہے۔ حکومت کی جانب سے فراہم کی جانے والی مراعات اور پالیسیوں کے باوجود، ان مسائل کے حل کے لیے مزید اقدامات کی ضرورت ہے تاکہ ای وی کی صنعت مکمل طور پر مستحکم ہو سکے۔

ٹریکٹرز کی پیداوار میں کمی

پاکستان میں ای وی کے شعبے کی ترقی کے باوجود دیگر آٹوموٹو سیکٹرز میں اتنی تیز رفتار ترقی دیکھنے کو نہیں ملی۔ خصوصاً ٹریکٹرز کی پیداوار میں کمی آئی ہے۔ سروے کے مطابق، ٹریکٹرز کی پیداوار میں 35 فیصد کمی واقع ہوئی ہے، جو 36 ہزار 425 یونٹس سے کم ہو کر 23 ہزار 581 یونٹس تک پہنچ گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ زرعی شعبے میں ٹریکٹرز کی طلب کم ہوئی ہے یا اس شعبے میں ای وی کے متبادل حل کی کمی محسوس کی جا رہی ہے۔

آٹو انڈسٹری کی مجموعی ترقی

پاکستان کی آٹوموٹو انڈسٹری کی مجموعی ترقی صحت مند رہی ہے، جو 29 فیصد سے 88 فیصد کے درمیان مختلف شعبوں میں دیکھنے کو ملی ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ الیکٹرک گاڑیوں کی تیاری میں اضافہ اور حکومت کی طرف سے فراہم کی جانے والی مالی معاونت ہے۔ اس کے باوجود، پوری صنعت کو بھرپور ترقی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ تمام ریگولیٹری اور آپریشنل چیلنجز کو حل کیا جائے۔

مستقبل کا منظرنامہ

پاکستان میں ای وی کے شعبے کی ترقی کے لئے حکومت کو مزید اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ان اقدامات میں چارجنگ انفراسٹرکچر کی فراہمی، ٹیکنالوجی کی اپ گریڈیشن اور عالمی سطح پر تسلیم شدہ معیار کی حامل گاڑیوں کی تیاری شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، مقامی سطح پر الیکٹرک گاڑیوں کے پرزے تیار کرنے کے لئے صنعت کاروں کو مزید ترغیبات فراہم کی جانی چاہیے تاکہ لاگت میں کمی لائی جا سکے اور گاڑیوں کی دستیابی میں اضافہ ہو۔ پاکستان کے لیے یہ وقت بہت اہم ہے کیونکہ اس کے لئے ای وی کی صنعت میں سرمایہ کاری اور ترقی کے امکانات بہت زیادہ ہیں۔ اگر حکومت اور نجی شعبہ مل کر اس شعبے کی ترقی میں مزید کام کریں، تو یہ پاکستان کو ماحولیاتی تحفظ کے لیے ایک اہم مقام پر لا سکتا ہے اور اقتصادی لحاظ سے بھی فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ پاکستان میں ای وی کی صنعت کی ترقی ایک خوش آئند تبدیلی ہے، جس سے نہ صرف ماحولیاتی فوائد حاصل ہوں گے بلکہ اقتصادی ترقی میں بھی مدد ملے گی۔ تاہم، اس کی مکمل کامیابی کے لیے حکومت اور صنعت کو مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اس کے تمام چیلنجز کو حل کیا جا سکے اور ایک مضبوط اور مستحکم ای وی ماحولیاتی نظام قائم کیا جا سکے۔

Over 125K Followers on social media now shining in print too

جہانِ امریکا

حمیرا گُل تشنہ

Farmers' Market

کنیکٹیکٹ: کسانوں کے بازار میں ایک دن

کنیکٹیکٹ، جو اپنے خوبصورت موسم، تاریخی اہمیت اور زرعی ثقافت کے لیے مشہور ہے، وہاں موسم گرما میں کسانوں کے بازار (Farmers' Markets) کا انعقاد یہاں کے لوگوں کے لیے ایک منفرد و دلچسپ مشغلہ ہوتا ہے۔ یہ بازار نہ صرف تازہ اور مقامی پیداوار کی خریداری کا بہترین ذریعہ ہیں بلکہ یہ کمیونٹی کے لوگوں کے درمیان روابط کو بھی مضبوط بناتے ہیں۔ جیسے ہی فارمرز مارکیٹ کا موسم ہوا کنیکٹیکٹ کے لوگوں نے کسانوں کے بازار کا رخ کیا۔ جو نہ صرف مزیدار کھانوں اور تازہ سبزیوں سے بھرپور ہوتا ہے بلکہ کمیونٹی کو جوڑے رکھنے کا ایک خوبصورت ذریعہ ہے۔ جو یہاں کے لوگوں کی گرمجوشی اور ثقافتی رنگینی سے دلوں پر گہرا اثر چھوڑتی ہے۔

صبح سویرے میں نے کنیکٹیکٹ کے ایک چھوٹے سے قصبے ساؤتھ ونڈزر (South Windsor) کی طرف لگنے والی فارمرز مارکیٹ کا رخ کیا۔ موسم خوشگوار تھا، ہلکی ہوا چل رہی تھی اور پرندوں کی چہچہاہٹ ماحول کو رومانوی بنا رہی تھی۔ (نوٹ: ایسے بازاروں کا آغاز صبح 8 بجے ہو جاتا ہے۔) بازار کا آغاز ہوتے ہی لوگ اپنے اسٹالز لگانے میں مصروف تھے۔ ہر طرف تازہ پھلوں، سبزیوں، پھولوں، گھریلو بنے ہوئے اچار، جیمز، روئی، دودھ، مکھن، صابن، پرفیوم (bodymist)، کپڑے، ہینڈ میڈ جیولری، پینٹنگز اور لکڑی سے بنائی گئی مصنوعات کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔

سب سے پہلے میں نے ایک بزرگ کسان کے اسٹال پر رک کر اس سے بات کی، جو تازہ سیب، ناشپاتی اور انگور فروخت کر رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ گذشتہ 40 سال سے پھل اُگا رہا ہے اور یہ بازار اس کے خاندان کی روایت بن چکا ہے۔ اس کی باتوں سے مجھے اندازہ ہوا کہ کسانوں کے لیے یہ صرف ایک کاروبار نہیں بلکہ ایک جذبہ بھی ہے۔ پھر میں ایک خاتون کے اسٹال پر پہنچی، جو گھر پر بنی ہوئی جیلی اور اچار بیچ رہی تھی۔ اس نے مجھے مختلف ذائقوں کی جیلیاں چکھنے کو دیں، جن میں اسٹرابیری، بلیک بیری اور پیچ کی جیلیاں شامل تھیں۔ ہر ایک کا ذائقہ منفرد اور لذیذ تھا۔ اس خاتون نے بتایا کہ وہ اپنی دادی کے نسخوں کو زندہ رکھنا چاہتی ہے، جو نسل در نسل چلے آرہے ہیں۔

کنیکٹیکٹ کے کسانوں کے بازار کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہاں تمام پیداوار مقامی اور نامیاتی ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ لوگ بڑے شوق سے تازہ سبزیاں، پھل، انڈے، دودھ، پنیر اور دیگر چیزیں خرید رہے تھے۔ ایک اسٹال پر میں نے رنگ برنگے ٹماٹر دیکھے، جن میں سرخ، پیلے، اور سیاہ ٹماٹر شامل تھے۔ کسان نے مجھے بتایا کہ وہ انہیں قدرتی طریقے سے اُگاتا ہے، جس میں کسی قسم کے کیمیکلز کا استعمال نہیں ہوتا۔

کسانوں کے بازار میں صرف کھانے پینے کی چیزیں ہی نہیں بلکہ ہاتھ سے بنی ہوئی دستکاری اور آرٹ کی چیزیں بھی دستیاب تھیں۔ میں نے ایک اسٹال پر خوبصورت ہاتھ سے بنے ہوئے موم بتیاں، لکڑی کے برتن اور ہینڈ میڈ جوئیلری دیکھی۔ ایک مقامی فنکار نے مجھے بتایا کہ وہ اپنے فن کو فروخت کرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو اس کی اہمیت بھی سمجھاتا ہے۔

بازار میں ایک کونے میں ایک مقامی بینڈ لوگوں کے لیے موسیقی بجا رہا تھا۔ کچھ لوگ گیتوں پر ناچ رہے تھے، جبکہ کچھ بیٹھ کر موسیقی کا لطف اٹھا رہے تھے۔ تو دوسری طرف بازار کے بچوں کے کھیلنے کے لیے جمپنگ ہاؤس لگائے گئے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر مجھے لگا کہ یہ بازار صرف خرید و فروخت کا مرکز نہیں بلکہ یہ لوگوں کے لیے ایک سماجی میل جول کا بھی موقع ہے۔

دن کے کھانے کے لیے بازار میں موجود کئی فوڈ اسٹال تھے۔ جیسے کہ کنیکٹیکٹ اسٹائل لابسٹر رول، ریشم ریسٹوران کے سموسے اور چاٹ، ولا ریسٹوران کے بنے لبنیز کھانے، تازہ لیمونیڈ اور ایپل سائیڈر وینیگر کے اسٹال شامل تھے۔ میں نے ولا ریسٹوران سے من پسند لبنیز کھانے کا آرڈر دیا جس کا ذائقہ بے مثال تھا۔ کھاتے ہوئے میں نے دیکھا کہ لوگ مختلف اسٹالز سے تازہ پیزا، باربی کیو، اور گھر پر بنے ہوئے کیک بھی خرید رہے تھے اور اس سے لطف اندوز بھی ہو رہے تھے۔

دن کے اختتام پر میں نے کچھ تازہ پھل، گھر پر بنی ہوئی جیلیاں اور ایک ہاتھ سے بنا ہوا مٹی کا برتن، گھر کا بنا صابن اور موم بتی خریدی۔ یہ تمام چیزیں نہ صرف میری خریداری تھیں بلکہ یہ کنیکٹیکٹ کے لوگ ان کی ثقافت اور کسانوں کی محنت کا ایک حصہ تھیں۔

کنیکٹیکٹ کے کسانوں کے بازار میں گزارا گیا یہ دن میرے لیے نہ صرف تفریح کا ذریعہ تھا بلکہ اس نے مجھے مقامی ثقافت، کسانوں کی محنت اور قدرتی خوراک کی اہمیت سے بھی روشناس کرایا۔ یہاں کا ماحول دوستانہ تھا، ہر شخص خوش نظر آ رہا تھا، اور ہر اسٹال پر ایک نئی کہانی چھپی ہوئی تھی۔ یہ ایک ایسا تجربہ ہے جو آپ کو فطرت اور انسانیت کے قریب لے آئے گا۔

سندھ میں کم از کم تنخواہ کی سرکاری ہدایت پر عملدرآمد نہیں ہو رہا

صوبے بھر کے تمام صنعتی اداروں میں مزدوروں کو مقررہ کم از کم تنخواہ 37 ہزار روپے کی ادائیگی کو یقینی بنائیں، محکمہ محنت اور سیسی کو ہدایت

80 فیصد نجی صنعتی اداروں میں ماہانہ کم از کم اجرت کی عدم فراہمی لیبر قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے، چیئرمین پی اے سی نثار احمد کھوڑو

سیسی اداروں کی مرمت کے کام کے لیے جعلی بلوں کے ذریعے 5 کروڑ روپے بوگس ادائیگیاں کی گئیں، پی اے سی اجلاس میں انکشاف

کنزیومر واچ ڈیسک

سندھ اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (پی اے سی) کو آگاہ کیا گیا ہے کہ صوبے کے 80 فیصد سے زائد نجی صنعتی ادارے کم از کم تنخواہ کی سرکاری ہدایت پر عمل نہیں کر رہے۔ ڈان اخبار میں شائع رپورٹ کے مطابق چیئرمین نثار احمد کھوڑو کی زیر صدارت پی اے سی کے اجلاس میں محکمہ محنت اور سندھ ایمپلائز سوشل سیکیورٹی انسٹی ٹیوشن (سیسی) کو ہدایت دی گئی کہ وہ صوبے بھر کے تمام صنعتی اداروں میں مزدوروں کو مقررہ کم از کم تنخواہ 37 ہزار روپے کی ادائیگی کو یقینی بنائیں۔ اجلاس میں سیسی کی سال 2018 اور 2019 کی آڈٹ رپورٹس کا جائزہ لیتے ہوئے چیئرمین پی اے سی نے کہا کہ 80 فیصد نجی صنعتی اداروں میں ماہانہ کم از کم اجرت کی عدم فراہمی لیبر قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے سیسی اور محکمہ محنت کو ہدایت کی کہ مزدوروں کو کم از کم ماہانہ تنخواہ کی فراہمی کے قانون پر سختی سے عمل درآمد کروایا جائے۔ سیسی کے کمشنر میانداد راہو جو نے پی اے سی کو بتایا کہ صوبے میں 67 ہزار صنعتی یونٹس میں سے 24 ہزار یونٹس سیسی کے پاس رجسٹرڈ ہیں، ان میں سے 6 ہزار یونٹس بند ہو چکے ہیں جبکہ 18 ہزار یونٹس فعال ہیں اور رجسٹرڈ یونٹس کے 8 لاکھ سے زائد مزدور سیسی میں رجسٹرڈ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کئی صنعتی یونٹس اپنے مزدوروں کو سرکاری طور پر مقرر کردہ کم از کم تنخواہ دے رہے ہیں، تاہم نجی سیکیورٹی ایجنسیوں کے گارڈز کو یہ تنخواہ نہیں دی جا رہی۔ پی اے سی چیئرمین کے سوال پر سیسی کمشنر نے بتایا کہ جعلی ڈگری رکھنے والے کئی ملازمین کو ملازمت سے نکالا جا چکا ہے، انہوں نے مزید بتایا کہ سیسی کے 4200 کے قریب ملازمین کی حاضری ڈیجیٹل سسٹم کے ذریعے چیک کی جاتی ہے۔ اجلاس میں یہ انکشاف بھی کیا گیا کہ سیسی اداروں کی مرمت کے کام کے لیے جعلی بلوں کے ذریعے 5 کروڑ روپے بوگس ادائیگیاں کی گئیں۔ پی اے سی نے ان مالی بے ضابطگیوں کا نوٹس لیتے ہوئے سیکریٹری محنت کو ہدایت دی کہ وہ جعلی ادائیگیوں کی تحقیقات کر کے رپورٹ پیش کریں۔ مزید برآں، پی اے سی نے محکمہ محنت کے ماتحت 7 ہسپتالوں اور 42 ڈسپنسریوں کے لیے 9 ارب روپے مالیت کی ادویات کی سالانہ خریداری کے آڈٹ کا حکم بھی دیا۔ یہ حکم ان شکایات کے بعد دیا گیا جن میں اربوں روپے کی ناقص ادویات اور مشینری کی خریداری میں بے ضابطگیوں کی نشاندہی کی گئی تھی۔ ایک سوال کے جواب میں سیسی کمشنر نے بتایا کہ صوبے بھر میں سیسی کے تحت 7 ہسپتال اور 42 ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں، جہاں صنعتی مزدوروں کو علاج کی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سیسی کو 13 ارب روپے کا سالانہ فنڈ ملتا ہے، جس میں سے 70 فیصد یعنی 9 ارب روپے ادویہ اور طبی سہولتوں کی خریداری پر خرچ کیے جاتے ہیں۔ سیسی کمشنر نے مزید بتایا کہ ان اداروں کے لیے 70 فیصد ادویات ٹینڈرز کے ذریعے خریدی جاتی ہیں جبکہ 30 فیصد ادویات سیسی کے ڈائریکٹرز مقامی سطح پر خریدتے ہیں جہاں خریداری میں مسائل کا سامنا ہوتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سیسی ہسپتالوں کو مؤثر طریقے سے چلانے کے لیے مینجمنٹ کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جبکہ سیسی گورننگ باڈی نے ولیکا ہسپتال کے لیے 1.4 ارب روپے کے انفراسٹرکچر اور بلڈنگ کے منصوبے کی منظوری دی ہے جس پر کام ایک سال کے اندر شروع کیا جائے گا۔

مئی میں ساڑھے تین ہزار سے زائد کمپنیوں کی ریکارڈ رجسٹریشن

99.9 فیصد نئی کمپنیوں کی رجسٹریشن اب ڈیجیٹل طریقے سے کی جا رہی ہے، یہ اقدام ایس ای سی پی کی ڈیجیٹل اصلاحات کی کامیابی کو ظاہر کرتا ہے

کنزیومر واچ ڈیسک

سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) نے مئی 2025 میں 3 ہزار 609 کمپنیوں کی تاریخی بلند ترین رجسٹریشن کی ہے، جو جنوری 2025 میں قائم کردہ 3,442 کے پچھلے ریکارڈ کو پیچھے چھوڑ گئی ہے۔ ایس ای سی پی کی جانب سے جاری اعلامیے کے مطابق اس دوران 2.7 ارب روپے سے زائد کا سرمایہ اکٹھا کیا گیا، جبکہ تقریباً 99.9 فیصد نئی کمپنیوں کی رجسٹریشن اب ڈیجیٹل طریقے سے کی جا رہی ہے، یہ بڑھتا ہوا رجحان سرمایہ کاروں کے بڑھتے ہوئے اعتماد اور ایس ای سی پی کی ڈیجیٹل اصلاحات کی کامیابی کو ظاہر کرتا ہے، جن کا مقصد کاروباری رجسٹریشن کو آسان بنانا اور انٹرپرینیورشپ کو فروغ دینا ہے۔ اعلامیے کے مطابق ایس ای سی پی اپنے ریگولیٹری فریم ورک کو مضبوط بنا کر، شفافیت کو بہتر بنا کر، اور پاکستان بھر میں ایک جامع، سرمایہ کار دوست کارپوریٹ ماحول کو فروغ دے کر کاروبار کرنے میں آسانی کو بڑھانے کے لیے پرعزم ہے، اس اضافے سے ملک میں رجسٹرڈ کمپنیوں کی کل تعداد 2 لاکھ 55 ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔ اعلامیے میں مزید بتایا گیا کہ پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنیاں کل رجسٹریشن کا 59 فیصد، جبکہ سنگل ممبر کمپنیاں 37 فیصد تھیں، بقیہ 4 فیصد میں پبلک ان لسٹڈ کمپنیاں، ناٹ فار پرافٹ آرگنائزیشنز، گارنٹی لمیٹڈ کمپنیاں، اور لمیٹڈ لائبلٹی پارٹنرشپس (ایل ایل پیز) شامل ہیں۔ مزید کہا گیا کہ شعبہ جاتی ترقی پر گہری نظر ڈالنے سے متعدد صنعتوں میں مضبوط سرگرمی کا پتا چلتا ہے، انفارمیشن ٹیکنالوجی (آئی ٹی) اور ای کامرس کے شعبوں میں سب سے زیادہ اضافہ دیکھا گیا، جہاں 718 نئی کمپنیاں شامل ہوئیں۔ اسی طرح ٹریڈنگ سیکٹر میں 506 نئی کمپنیاں شامل ہوئیں، جبکہ سروسز میں 447 نئی کمپنیاں رجسٹر ہوئیں۔ مزید تفصیلات کے مطابق رئیل اسٹیٹ ڈیولپمنٹ اور کنسٹرکشن میں 342 نئی کمپنیاں رجسٹر ہوئیں، اس کے بعد سیاحت اور ٹرانسپورٹ میں 237، فوڈ اینڈ بیوریجز میں 187، اور تعلیم میں 160 کمپنیاں شامل ہوئیں، دیگر نمایاں شعبوں میں مائننگ اینڈ کوارینگ (89)، فارماسیوٹیکل (78)، ٹیکسٹائل (74)، مارکیٹنگ اینڈ ایڈورٹائزمنٹ (72)، کاسمیٹکس اینڈ ٹوائلٹریز (67)، انجینئرنگ (62)، اور ہیلتھ کیئر (51) شامل ہیں۔

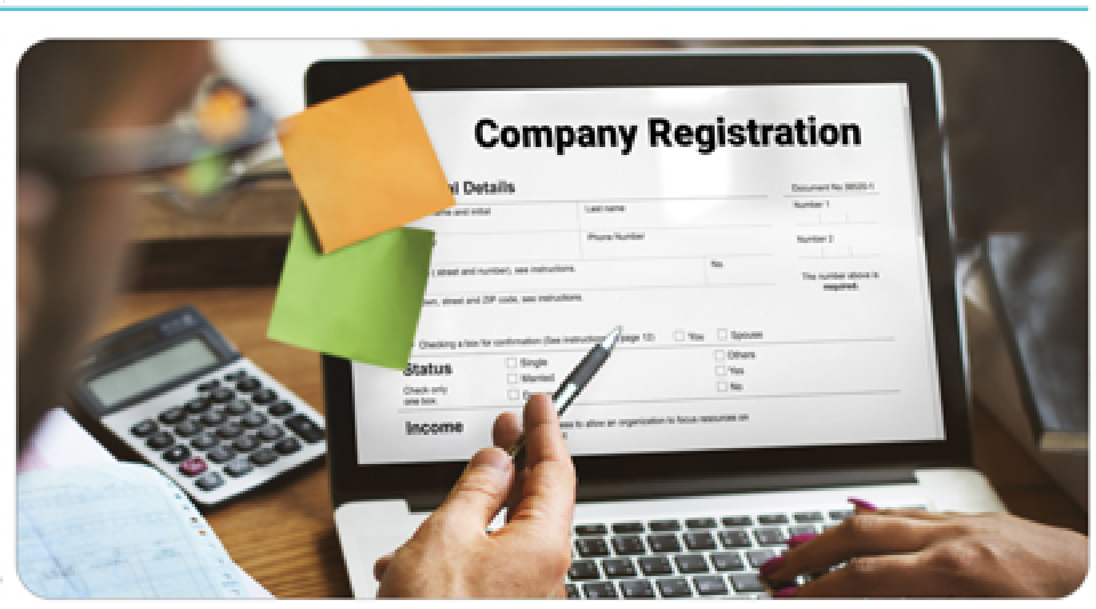

سیلز ٹیکس چوری کیخلاف سخت قانونی کارروائیوں کا فیصلہ

کنزیومرواچ رپورٹ

وفاقی حکومت نے مالی سال2024-26 کے فنانس بل کے ذریعے ٹیکس نظام کو مؤثر بنانے، ٹیکس نیٹ کو وسعت دینے اور سیلز ٹیکس میں شفافیت لانے کے لیے اہم اقدامات کا اعلان کیا ہے۔ ان اقدامات کا بنیادی مقصد سیلز ٹیکس رجسٹریشن میں اضافہ، ٹیکس چوری کی روک تھام، اور معیشت کو ڈاکیومنٹ کرنا ہے۔ یہ ترمیم شدہ قانون ملک میں ڈیجیٹل معیشت کے فروغ، مالیاتی اداروں کے فعال کردار اور قانونی نفاذ میں بہتری کے لیے سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

سیلز ٹیکس رجسٹریشن میں وسعت اور مالیاتی اداروں کا کردار

فنانس بل 2024-26 کے تحت جو مجوزہ ترامیم کی گئی ہیں، ان میں کمشنران لینڈ ریونیو کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ٹیکس نیٹ میں نہ آنے والے افراد یا اداروں کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے ان کے بینک اکاؤنٹس منجمد کرنے کے احکامات جاری کر سکتے ہیں۔ یہ احکامات مالیاتی اداروں، شیڈول بینکوں اور دیگر بینکنگ کمپنیوں کو دیے جائیں گے تا کہ وہ نادہندگان کی بینکاری

اپیل کا منظم نظام

اگر کسی فرد یا ادارے کو کارروائی کے خلاف تحفظات ہوں تو وہ 30 دن کے اندر چیف کمشنران لینڈ ریونیو سے اپیل کرسکتا ہے۔ یہ شق متاثرہ افراد کو قانونی چارہ جوئی کا باقاعدہ موقع فراہم کرتی ہے اور اس عمل کو شفاف اور منصفانہ بناتی ہے۔

سخت سزائیں: جرمانے اور قید

مجوزہ ترامیم کے تحت ٹیکس چوری یا عدم تعمیل پر

خدمات کو معطل کرسکیں۔

اس اقدام کا مقصد یہ ہے کہ جو افراد اور کمپنیاں جان بوجھ کر ٹیکس نظام سے دور رہتی ہیں، ان کے خلاف براہ راست مالیاتی کارروائی کی جا سکے تا کہ وہ رجسٹریشن کے لیے مجبور ہوں۔ یہ بینکوں کو بھی ٹیکس نفاذ کے نظام کا ایک فعال حصہ بناتا ہے۔

رجسٹریشن کے بعد بینکنگ بحالی کی فوری اجازت

بھاری جرمانے اور سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔ اس میں 10 سال تک قید، ایک کروڑ روپے تک کا جرمانہ اور جتنے ٹیکس کا نقصان ہوا ہو، اس کے مساوی اضافی جرمانہ شامل ہے۔ اس اقدام کا مقصد ٹیکس چوروں کو سخت پیغام دینا ہے کہ قانون اب نرمی کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

ان لینڈ ریونیو افسران کو تفتیشی اختیارات

مجوزہ قانون میں ان لینڈ ریونیو افسران کو

نئے شامل کردہ سیکشن 37AA اور 37B گرفتاری کے طریقہ کار کی وضاحت کرتے ہیں۔ ان لینڈ ریونیو افسران کو کمشنر کی منظوری سے گرفتاری کی اجازت ہوگی، تاہم ایمرجنسی کی صورت میں وہ منظوری کے بغیر بھی گرفتاری کر سکتے ہیں۔

اگر گرفتاری ناقص شواہد یا بدنیتی پر مبنی ہو تو کمشنر کے

ڈائریکٹرز، سی ای اوز یا دیگر اعلیٰ حکام کو بھی جواب دہ ٹھہرایا جائے گا۔ انہیں کمپنی کی قانونی حیثیت یا

مزید تفتیش کے لیے ان لینڈ ریونیو کی تحویل میں دیا جائے۔

گرفتاریوں کا ریکارڈ اور شفافیت

تمام افسران پر لازم ہوگا کہ وہ ہر گرفتاری کا تفصیلی ریکارڈ مرتب کریں اور کمشنر کے توسط سے اسپیشل جج کو باضابطہ رپورٹ پیش کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ ضابطہ فوجداری کے سیکشن 164 کے تحت مشتبہ افراد کے بیانات ریکارڈ کیے جائیں گے تا کہ کارروائی شفاف اور قانونی دائرے میں رہے۔

بورڈ کا اضافی اختیارات رکھنے کا حق

ایف بی آر بورڈ کو اختیار ہوگا کہ وہ ان لینڈ ریونیو کے اضافی افسران کو تعینات کرے جو ان کیسز کی نگرانی، تفتیش اور قانونی کارروائی کو مؤثر انداز میں انجام دیں۔ اس کا مقصد قانون پر عمل درآمد میں تیزی اور مؤثریت لانا ہے۔ ان ترامیم کا مقصد ایک ایسا مضبوط، شفاف اور مؤثر ٹیکس نظام بنانا ہے جس میں ٹیکس چوری کی گنجائش نہ ہو اور ہر شہری اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے قانون کی پاسداری کرے۔ مالیاتی اداروں کو اس نظام کا فعال کردار دینے سے ٹیکس دہندگان پر نفسیاتی دباؤ بڑھے گا، اور وہ رجسٹریشن کی طرف راغب ہوں گے۔ مجوزہ اقدامات نہ صرف ٹیکس نیٹ کو وسعت دیں گے بلکہ ملک میں معاشی نظم و ضبط کو بھی بہتر بنانے میں مدد فراہم کریں گے۔ یہ قانون ملک کی معیشت کو ڈاکیومنٹ کرنے، بجٹ خسارے کو کم کرنے اور خود انحصاری کے راستے پر گامزن کرنے کی سمت ایک اہم پیش رفت ہے۔

قانون کے تحت، اگر کوئی نادہندہ رجسٹریشن کروالیتا ہے تو کمشنر کو فوری طور پر اس کے بینکنگ آپریشنز کی بحالی کی اجازت دینی ہوگی تا کہ مالی سرگرمیاں بغیر رکاوٹ جاری رہ سکیں۔ اس سے کاروباری طبقے میں یہ اعتماد پیدا ہوگا کہ اگر وہ قانون کی پیروی کریں گے تو ان کی کاروباری سرگرمیاں متاثر نہیں ہوں گی۔

کریمنل پروسیجر کوڈ 1898 کے تحت تفتیش، گرفتاری اور مقدمہ دائر کرنے کے اختیارات دیے گئے ہیں۔ یہ اختیارات ان افسران کو اتھارٹی دیتے ہیں کہ وہ مشتبہ ٹیکس چوروں کے خلاف کارروائی کرسکیں۔

سیکشن 37AA اور 37B: گرفتاری اور عدالتی کارروائی کا طریقہ کار

پاس اختیار ہوگا کہ وہ مشتبہ شخص کو رہا کرے۔ اس سے قانونی دائرے میں گرفتاری کو ضابطے کے مطابق رکھنے کی کوشش کی گئی ہے تا کہ کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔

کمپنیوں کے خلاف کارروائی اور افسران کی ذاتی ذمہ داری

قانون میں واضح کیا گیا ہے کہ اگر ٹیکس فراڈ کسی کمپنی کے ذریعے کیا گیا ہے تو اس کمپنی کے

چھوٹ کے باوجود گرفتار کیا جا سکے گا، بشرطیکہ ان کا تعلق براہ راست فراڈ سے ثابت ہو۔

عدالتی کارروائی کے تقاضے

تمام گرفتار افراد کو 24 گھنٹوں کے اندر متعلقہ عدالت (اسپیشل جج یا جوڈیشل مجسٹریٹ) کے سامنے پیش کرنا لازمی ہوگا۔ عدالت اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ ملزم کو ضمانت پر رہا کیا جائے یا

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3